بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 14-15

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 850 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈیا

80 ڈالرامریکن

یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

04-11 شوّال 1446 ہجری قمری ● 03-10 شہادت 1404 ہجری شمسی ● 03-10 اپریل 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ

(سورۃ البقرۃ:185)

ترجمہ: پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 مارچ 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

پوری کامیابی، پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم

کسی نبی کو یہ شوکت، یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:۵۷) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی، پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النّبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف:۱۵۹)۔ کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے وہ سنتا ہے جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے، تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام کو یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جس کو یہ قوت، یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت، یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمد کہلایا۔ یہ دادِ الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقع کون ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف:۱۵۹) جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو یہ کلام نہیں نکل سکتا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 59، ایڈیشن 2018، قادیان)

وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دین کیلئے قربانی کر کے بظاہر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہی ہلاکت کے سامانوں میں اُن کیلئے ترقی کے سامان پیدا کر دیتا ہے

جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 78 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے ایک بندے سے کہیگا کہ دوزخ میں کود جا۔ بندہ بے دھڑک دوزخ میں کود جائیگا اور کہیگا جب مجھے میرے ربّ کا یہی حکم ہے کہ میں دوزخ میں کود جاؤں تو مجھے دوزخ ہی منظور ہے۔ مگر جب وہ اُس میں کود دے گا تو دوزخ اُس کے لئے نہایت آرام دہ جنت بن جائیگا اور وہ آگ سے کھیلنے لگ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا دیکھو میرا بندہ آگ سے کیسا خوش ہو رہا ہے۔ یہ مثال درحقیقت اسی بات کی ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دین کیلئے قربانی کر کے بظاہر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہی ہلاکت کے سامانوں میں اُن کیلئے ترقی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ وہ آگ میں کود دے ہیں مگر جب وہ اس آگ میں کود جاتے ہیں تو وہی آگ اُن کیلئے جنت بن جاتی ہے۔ دیکھ لو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو اُسوقت سارا عرب مرتد ہو گیا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جیسے بہادر بھی اس فتنہ کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر رومی علاقہ پر حملہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا اور اسامہؓ کو اُس کا افسر مقرر کیا تھا۔ مگر ابھی وہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ آپ کی وفات پر جب قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا تو صحابہؓ گھبرا گئے اور انہوں نے سوچا کہ اگر ایسی بغاوت کے وقت اسامہؓ کا لشکر بھی رومی علاقہ پر حملہ کرنے کیلئے بھیج دیا گیا تو پیچھے صرف بوڑھے مرد بچے اور عورتیں رہ جائیں گی اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے تجویز کی کہ اکابر صحابہؓ کا ایک وفد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جائے اور ان سے درخواست کرے کہ وہ اس لشکر کو بغاوت کے فرو ہونے تک روک لیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اور اکابر صحابہؓ مل کر ایک وفد کی صورت میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور اُن سے عرض کیا کہ کچھ عرصہ کیلئے اس لشکر کو روک لیا جائے جب بغاوت فرو ہو جائے تو پھر بے شک اسے بھیج دیا جائے۔ جب حضرت ابوبکرؓ کے پاس یہ وفد پہنچا تو آپ نے نہایت غصہ سے اس وفد کو یہ جواب دیا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ابوقحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنیکا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا اُسے روک لے (ابوقحافہ حضرت ابوبکرؓ کے باپ کا نام تھا اور وہ مکہ کے بہت ہی معمولی آدمیوں میں سے سمجھے جاتے تھے) حضرت ابوبکرؓ کی عادت تھی کہ جب وہ اپنی تحقیر کرنا چاہتے تو اپنے باپ کا نام لیتے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ میری کیا حیثیت ہے جو میں ایسا کروں۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے اپنے باپ کا نام لے کر کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ابوقحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا اُسے روک لے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر سارا عرب باغی ہو گیا ہے تو بے شک ہو جائے خدا کی قسم اگر دشمن کی فوج مدینہ میں گھس آئے اور ہمارے سامنے مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں، تب بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کرونگا جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا۔ اگر تم دشمن کی فوجوں سے ڈرتے ہو تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو میں اکیلا تمام دشمنوں کا مقابلہ کرونگا۔ یہ جرأت اور دلیری حضرت ابوبکرؓ میں کہاں سے پیدا ہوئی؟ یہ وہی اِرۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا والے حکم کی تعمیل کا نتیجہ تھا۔ جس طرح بجلی کے ساتھ معمولی تار بھی مل جاتی ہے تو اس تار میں عظیم الشان طاقت پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بجلی سے علیحدہ کر لو تو تار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ مگر اُسی تار میں جب بجلی کی رَو آئی ہوئی ہو۔ اور تار کے اوپر سے ربڑ اُترا ہوا ہو تو اگر ایک قوی سے قوی پہلوان بھی اُسے چھوئے گا تو مُردہ چوہے کی طرح گِر جائیگا اور اس کی طاقت اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گی۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 102 تا 103، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اقساط کی صورت میں اشیاء کی فروخت پر دکاندار کا کچھ زائد قیمت وصول کرنا جائز ہے اور یہ سود کے زمرہ میں نہیں آتا
میرے نزدیک اس سے سود کو کچھ تعلق نہیں۔ مالک کا اختیار ہے کہ جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں ہرج بھی ہوتا ہے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کسی ایسے شخص سے جس کی بیوی نے اس سے خلع حاصل کی تھی اور وہ فوت ہو جائے،
تعزیت کرنے اور اس کے تعزیت وصول کرنے میں شریعت نے محرم اور غیر محرم ہونے کی کوئی پابندی نہیں لگائی
موجودہ بیوی کو شوہر کے تعزیت وصول کرنے پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے جبکہ سابقہ بیوی سے اس کے شوہر کے بچّے بھی ہوں

وضو میں سر کے مسح کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے
حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مالک کے نزدیک پورے سر کا مسح ضروری ہے
جبکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ سر کے ایک حصہ کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں

روزہ دار (چاہے عورت ہو یا مرد دونوں) کو روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت نہیں ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فیصلہ ہے اور حدیث نبوی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی صفت ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے اسی طرح آنحضور ﷺ کی رحمت بھی ساری کائنات پر محیط ہے
کائنات کا کوئی بھی ذرّہ اس رحمت سے مستفید ہونا چاہے وہ آپؐ کی صفت رحمانیت کے تحت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 84)

سوال: کیرالہ انڈیا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ اگر قسطوں پر کوئی چیز خریدی جائے اور قسطوں کی رقم اصل رقم سے زیادہ ہو تو کیا یہ سود کے دائرے میں شامل ہوگی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 12 اپریل 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: نقد اور قسطوں میں اشیاء کی خرید و فروخت میں اشیاء کی قیمت میں کمی بیشی کے ہونے میں کوئی ہرج نہیں اور قسطوں میں کچھ زائد قیمت وصول کرنا سود کے ضمن میں نہیں آتا۔ کیونکہ اس صورت میں دکاندار کو قسطوں میں چیزیں خریدنے والوں کا باقاعدہ حساب رکھنا پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ان کی قسطوں کی ادائیگی کے لیے یاد دہانیاں بھی کروانی پڑیں، جس پر بہر حال اس کا وقت صرف ہوگا اور دنیاوی کاموں میں وقت کی بھی ایک قیمت ہوتی ہے چنانچہ ملازمت پیشہ لوگ اپنے وقت ہی کی بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی پیش ہوا۔ چنانچہ اخبار بدر نے یہ اعلان شائع کیا کہ اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے تو اخبار کے چلانے میں سہولت ہوتی ہے۔ جو لوگ پیشگی قیمت نہیں دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہیں ان میں سے بعض تو صرف وعدوں پر ہی ٹال دیتے ہیں اور بعض کی قیمتوں کی وصولی کے لیے بار بار کی خط و کتابت میں اور ان سے قیمتیں لینے کے واسطے یادداشتوں کے رکھنے میں اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کے واسطے اور نیز اس کا معاوضہ وصول کرنے کے واسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ میں ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے۔ یعنی مابعد دینے والوں سے قیمت اخبار بجائے تین روپے کے چار روپے وصول کیے جائیں گے۔ اس پر ایک دوست لائل پور نے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ صورت سود کی تو نہیں ہے؟ چونکہ یہ مسئلہ شرعی تھا۔ اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کا جواب جو حضرت نے لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ میرے نزدیک اس سے سود کو کچھ تعلق نہیں۔ مالک کا اختیار ہے کہ جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں ہرج بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے تو وہ پہلے بھی دے سکتا ہے۔ یہ امر خود اس کے اختیار میں ہے۔
والسلام مرزا غلام احمدؐ

(اخبار بدر قادیان نمبر 7 جلد 6،
مورخہ 14 فروری 1907ء صفحہ 4)

پس اقساط کی صورت میں اشیاء کی فروخت پر دکاندار کا کچھ زائد قیمت وصول کرنا جائز ہے اور یہ سود کے زمرہ میں نہیں آتا۔

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ میرے خاوند کی سابقہ بیگم کا جس سے ان کے تین بچے ہیں کچھ دن پہلے انتقال ہو گیا ہے۔ کیا میرے خاوند کا اپنی اس سابقہ بیگم کی تعزیت وصول کرنا جائز ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 12 اپریل 2023ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب: کسی انسان کی وفات پر عام طور پر لوگ اس فوت ہونے والے شخص کے دُور نزدیک کے رشتہ داروں، اس کے عزیزوں، یہاں تک کہ اس کے دوستوں اور تعلق داروں سے بھی تعزیت کرتے ہیں۔ اور اس تعزیت کے کرنے اور تعزیت وصول کرنے میں شریعت نے محرم یا غیر محرم ہونے کی کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اس لیے آپ کے خاوند کے ساتھ اگر کسی نے ان کی سابقہ بیگم کی وفات پر جوان سے ایک عرصہ قبل خلع لے چکی تھی، تعزیت کر لی ہے اور آپ کے خاوند نے اس تعزیت کا جواب دے دیا ہے تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں۔ خصوصاً اس لیے بھی کہ وفات پانے والی اس خاتون سے آپ کے خاوند کے تین بچے بھی ہیں، اس لیے بچوں کی ماں کی حیثیت سے ان کی وفات پر آپ کے خاوند نے اگر کسی شخص کی تعزیت قبول کر لی ہے تو اس میں اعتراض اور ممانعت کی کوئی بات نہیں۔

سوال: بیلجیم سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ استفسار بھجوایا کہ وضو کرتے وقت سر کے مسح کے بارے میں بعض جماعتی کتب میں گردن پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر ملتا ہے اور بعض جگہ نہیں ملتا، درست طریق کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 12 اپریل 2023ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی عطا فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب: وضو کے دوران سر کے مسح کے بارے میں احادیث میں مختلف طریق بیان ہوئے ہیں جیسا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں ان احادیث کو درج کیا ہے۔ چنانچہ کسی جگہ سر کے اگلے اور پچھلے حصہ کے مسح کا ذکر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوضوء بَاب مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ) اور کسی جگہ سر کے اگلے حصہ سے مسح شروع کر کے پیچھے گدی تک ہاتھ لے جانے اور پھر انہیں واپس لانے کا ذکر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوضوء بَاب مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ) بعض احادیث میں کانوں کے اندر اور باہر مسح کا بھی ذکر ہے۔ اور بعض احادیث میں کنپٹیوں پر مسح کرنے کا بھی ذکر آیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ بَاب صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ان احادیث کی بنا پر علماء و فقہاء کے نزدیک سر کا مسح کرنا ضروری ہے لیکن سر کے کتنے حصہ کا مسح کیا جائے اس بارے میں ان میں اختلاف ہے۔ حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مالک کے نزدیک پورے سر کا مسح ضروری ہے جبکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ سر کے ایک حصہ کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں۔

(شرح صحیح بخاری از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ جلد اوّل صفحہ 274)

اسی طرح سر کے مسح میں گردن کو شامل کرنے کے بارے میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ احناف کے نزدیک گردن کا مسح کرنا مستحب ہے۔ جبکہ باقی تین ائمہ حضرت امام مالکؒ حضرت امام

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اَور قسم کا چنتا ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

قرآن کریم کی اہمیت اور نسبت رمضان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔
پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور قرآن کریم کو پڑھنے، سننے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہیے

ترجمہ اور درس سن کر ہمیں اس پر عمل کرنے والا ہونا چاہیے۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیے ہیں، جو تعلیم دی ہے اس پر ہم عمل کرنے والے ہوں۔
اگر صرف سن کر اسے بھول گئے، پڑھا اور پھر توجہ نہ دی تو پھر وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو قرآن کریم سے ہم حاصل کر سکتے ہیں

یہ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کو، معانی کو، قرآن شریف کی تفسیر کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے نہ بنیں۔
اللہ تعالیٰ نے تو اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک نمائندہ بھیج دیا۔
پس اس کو ماننا، اس کی باتوں کو سننا اور تفاسیر جو انہوں نے قرآن کریم کی کی ہیں ان پر غور کرنا، ان پر عمل کرنا اب ہمارا کام ہے۔
اگر ہم یہ کریں گے تو اپنی زندگیوں کو کامیاب بنانے والے ہوں گے

بچوں کی آمین کے لیے لوگ میرے پاس آتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک فرض تو انہوں نے پورا کر دیا کہ بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیا۔
اب اس قرآن کریم کو پڑھنے کا مستقل شوق پیدا کروانا بھی ان کا کام ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب خود ماں باپ بھی اس طرف توجہ دیں۔
وہ خود بھی قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہوں تا کہ بچے دیکھیں کہ ہمارے ماں باپ تلاوت کر رہے ہیں

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور ہمیں اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے

اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم ہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں کامیابیوں سے سرفراز کرنے والی ہے
اور کامیابیاں ہمیں اسی سے ملیں گی کہ اگر ہم اس کی تعلیم پر عمل کریں گے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں گے

جو شخص نہ قرآن پڑھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کی زندگی تو پھر منافقت کی انتہا کی زندگی ہے۔
اس کا صرف زبانی دعویٰ ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اسلام کی تعلیم پر کوئی عمل نہیں
کیونکہ اسلام کی تعلیم پر عمل قرآن کریم کا علم حاصل کیے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم کے احکامات پر غور کیے بغیر ہو ہی نہیں سکتا

مسلمانوں میں آجکل جو جھگڑے ہیں۔ فساد ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ الزام تراشیاں کی جا رہی ہیں۔
حکومتیں عوام سے لڑ رہی ہیں عوام حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی قتل و غارت ہو رہی ہے۔ بغاوتیں ہو رہی ہیں۔ یہ سب اس لیے ہے کہ قرآن کریم پر عمل نہیں ہے

حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کے محرّمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں

قرآن کریم کو پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ سمجھ بھی آ رہی ہو تو یہ صدقہ کے طور پر قبول ہوگا اور اس کی برکات سے پھر تمام فتنوں سے بھی انسان بچا رہے گا

’’انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔ اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔
اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے۔ اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

رمضان المبارک کی مناسبت سے قرآن کریم، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں
قرآن کریم کی اہمیت، عظمت اور برکات کا بصیرت افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 / مارچ 2025ء بمطابق 14 / امان 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان کے دوسرے عشرے میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا رمضان سے ایک خاص تعلق بیان فرمایا ہے۔ ایک خاص نسبت بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ۔ (البقرہ: 186) یہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لیے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشان کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اسی لیے اس مہینے میں ہمیں خاص طور پر اس کے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی توجہ دلائی جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں امام بنا کے بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس پہ خاص طور پر بہت توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم کو خاص اہتمام سے پڑھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال جو بھی قرآن کریم نازل ہوا ہوتا تھا اس کا ایک دَور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل کروایا کرتے تھے اور آپ کی زندگی کے آخری سال میں تو دو دفعہ یہ مکمل ہوا۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبرئیل یعرض القرآن……حدیث 4997)

قرآن کریم کی اہمیت اور نسبت رمضان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور قرآن کریم کو پڑھنے، سننے اور درسوں میں شامل ہونے وغیرہ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ہمارے ہاں مساجد میں قرآن کریم کے درسوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ تراویح کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ ایم ٹی اے پر روزانہ تلاوت آتی ہے اس کو بھی سننا چاہیے لیکن اس سے برکات تبھی مل سکتی ہیں، تب ہی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب یہ سن کر ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

بہت سارے لوگ ہیں جن کو عربی نہیں آتی۔ قرآن شریف کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے تو ترجمے اس کے موجود ہیں۔ تلاوت کے ساتھ ان ترجموں کو پڑھنا چاہیے۔ درسوں کے دوران ہمیں غور کرنا چاہیے۔ خلفاء جو بیان کرتے رہے ان کے خطبات ہیں اور اسی طرح درسوں پہ بھی یہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ہمارے علم میں اضافہ ہوگا۔

پس اگر فائدہ اٹھانا ہے تو فائدہ اسی وقت اٹھایا جا سکتا ہے جب ہم قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور رمضان کے دنوں میں خاص طور پر اس طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس لیے کہ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے رمضان میں اتارا ہے اس کو خاص طور پر پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو اور جب تم یہ کرو گے تو پھر یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بھی بن جائے گا۔ پس جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اس میں ہدایت ہے تو ہدایت پر اس وقت انسان چل سکتا ہے، حق و باطل میں فرق کا علم اس وقت فائدہ دے سکتا ہے جب ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ترجمہ اور درس سن کر ہمیں اس پر عمل کرنے والا ہونا چاہیے۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیے ہیں، جو تعلیم دی ہے اس پر ہم عمل کرنے والے ہوں۔ اگر صرف سن کر اسے بھول گئے۔ پڑھا اور پھر توجہ نہ دی تو پھر وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو قرآن کریم سے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی سورۃ البقرۃ میں اس طرف توجہ دلائی۔ اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ یہ تیسری آیت ہے۔ فرمایا کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرہ:3) کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور متقیوں کے لیے ہدایت دینے والی ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے کے لیے، ایک حقیقی مومن بننے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب پر عمل ضروری قرار دیا ہے اور رمضان میں ہم اس بات کی ہی تلاش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک حقیقی مومن بننے کی مثال قائم کرنے کی کوشش کریں اور ہدایت پائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اگر یہ مقصد ہے تو پھر یہ کتاب تمہیں دے دی ہے اس پر عمل کرو اور جب تم اس پر عمل کرو گے تو پھر بے شمار فوائد تم حاصل کرنے والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ یہ ایک ایسا چشمہ ہے کہ جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ وہ تقویٰ میں بھی آگے بڑھے گا۔ وہ ہدایت پانے والوں میں بھی شمار ہوگا کیونکہ یہ کتاب وہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 57 مطبوعہ 1984ء)

تو یہ اس کتاب کا دعویٰ ہے کہ اگر تم پاک دل ہو کر اس کی طرف آؤ گے تو ہر برائی سے بچو گے، ہدایت پانے والوں میں ہو گے، تقویٰ پر چلنے والے ہو گے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا اس کے فیوض ہمیشہ جاری ہیں۔ ہمیشہ اس پر عمل کرنے والے ہر برائی سے بچتے رہیں گے۔ راستوں پر جو کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، جو غلط قسم کی بعض باتیں ہیں جو انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور اس کو دین سے دُور ہٹانے کی کوشش کرتی ہیں۔ جو برائی کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں اگر قرآن کریم پر چلتے ہوئے اس پر عمل کرتے رہیں گے تو پھر ہم ان سے بھی بچتے رہیں گے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ رمضان میں جب ہم اس طرف خاص توجہ دے رہے ہوتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھیں اور سنیں۔ تراویح پر بھی آتے ہیں۔ درسوں پر بھی آتے ہیں۔ گھروں میں بھی پہلے سے زیادہ قرآن کریم پڑھا جاتا ہے۔ اگر کوئی دَور مکمل نہیں بھی کرتا تو کم از کم کچھ نہ کچھ وقت تلاوت ان دنوں میں ضرور کرتا ہے۔ اول تو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ رمضان میں ایک دور مکمل کیا جائے جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو یہی ہے کہ آپ رمضان میں خاص طور پر دور مکمل فرمایا کرتے تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے دہرائی کرواتے تھے۔ تو فائدہ اٹھانے کے لیے، اس سنت پر عمل کرنے کے لیے، اس سے فیض اٹھانے کے لیے ہمیں ایک تو دَور بھی مکمل کرنا چاہیے دوسرے جو تفسیر اور ترجمہ ہے جن کو عربی نہیں آتی، عرب ممالک کے علاوہ بہت ساری دنیا میں ایسے ہیں جو عربی نہیں جانتے ان کو ساتھ ساتھ ترجمہ پڑھ کر اس کو دیکھنا چاہیے جیسا کہ پچھلے خطبے میں بھی مَیں نے کہا تھا کہ اس پر عمل کرنے کے لیے نکات نکالنے چاہئیں تا کہ ہم ان پر عمل کرنے والے ہوں اور ہدایت پانے والے ہوں اور پھر اچھائی اور برائی کا ہمیں صحیح علم ہوگا۔ صحیح ہدایت کا ہمیں علم ہوگا۔ تقویٰ کے صحیح راستوں کا ہمیں علم ہوگا اور پھر ہم عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے فیض پانے والے بھی ہوں گے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں، یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کریم بہت مشکل کتاب ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا؟

پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہ اس کی فطرت کو جانتا ہے، اس کے حالات کو جانتا ہے، اس کی استعدادوں کو جانتا ہے۔ فرماتا ہے کہ مَیں نے تو قرآن کریم میں آسان تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنے کے لیے تمہیں کوشش تو بہرحال کرنی پڑے گی اور اگر کوشش کرو گے تو پھر تم کامیاب بھی ہو جاؤ گے اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہو گے۔ پس تمہیں نصیحت یہی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لیے اپنی طرف سے پوری کوشش کرو۔ صرف نام کے مسلمان نہ بنو۔

ہمیں، خاص طور پر ہم احمدیوں کو صرف یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہم نام کے مسلمان تو بہرحال نہیں ہیں بلکہ ہم نے اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کو مانا ہے اور اس لیے مانا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے کو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے، اس کو پورا کرنے کے لیے مانا۔ پس جب ہم نے مانا ہے تو ہمیں اب قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنے والا بھی بننا پڑے گا۔ پس اگر ہم میں یہ بات نہیں ہے تو پھر ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرما دیا ہے کہ میں نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے اور انسانی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے جن پر ہر انسان بڑی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ قواعد وضوابط بیان کر دیے۔ احکامات بیان کیے۔ عبادتوں کے طریقے بیان کیے۔ معاشی اور معاشرتی احکامات اور آپس کے تعلقات کس طرح ہونے چاہئیں یہ بیان کیے۔ اس لیے تا کہ ان پر عمل کرو تو تمہاری زندگی بھی سکون سے گزرے گی۔ تمہارا ماحول بھی پر امن رہے گا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بنتے چلے جاؤ گے۔ پس ہمیں ہر ایک کے لیے یہ بات سمجھنے والی ہے۔ اور اگر ہم اس کو سمجھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ ہمارے گھریلو تعلقات بھی صحیح رہیں گے۔ ہمارے معاشرے میں تعلقات بھی صحیح رہیں گے۔ پھر ہماری جو دوسری ذہنی استعدادیں ہیں ان میں بھی بہت بہتری پیدا ہوگی، جِلا پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کی طرف ہماری توجہ پیدا ہوگی۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل بنا کر بھیجا اور آپؑ نے قرآن کریم کے چُھپے ہوئے خزانے ہمیں عطا فرمائے اور بے شمار معارف قرآن کریم کے نکال کر ہمارے سامنے رکھے۔ ہماری تعلیم و تربیت کے لیے ہمیں واضح طور پر ان احکامات جن کو ہم بعض اوقات سمجھ نہیں سکتے ان کی بھی تشریح فرما کر ہمارے لیے آسان فرما دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اگر یہ کہا کہ مَیں نے آسان بنایا ہے تو آسان بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں میں استاد بھی پیدا کر دیے اور اس زمانے میں علم و عرفان کے دروازے کھولنے کے لیے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جنہوں نے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ پس یہ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی وضاحت کو، معانی کو، قرآن شریف کی تفسیر کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک نمائندہ بھیج دیا۔ پس اس کو ماننا، اس کی باتوں کو سننا اور تفاسیر جو انہوں نے قرآن کریم کی کی ہیں ان پر غور کرنا، ان پر عمل کرنا اب ہمارا کام ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو اپنی زندگیوں کو کامیاب بنانے والے ہوں گے۔

اور اس کے علاوہ پھر خلفاء نے بھی تفاسیر کی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر لکھی ہے۔ تقریباً نصف قرآن تو اس میں cover ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اَور ترجمے اور تفسیریں ہیں۔ تفسیر صغیر ہے وہ بھی کافی وضاحت سے ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں، کتابیں ہیں جن میں احکامات واضح طور پر بیان ہوئے ہیں۔ انگریزی میں بھی ان کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ عربی میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ اور مختلف زبانوں میں جرمن وغیرہ میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں تو اس کی طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہیے کہ جہاں ہم رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں اور کوشش کریں کہ ایک دَور ختم کرنا ہے وہاں اس کے معانی پر بھی غور کرنے کے لیے، اس کے مطالب پر غور کرنے کے لیے بھی توجہ دیں اور احکامات تلاش کریں اور ان کو تلاش کر کے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ صرف قرآن کریم کو پیار کر لینا کافی نہیں ہے۔ صرف سنبھال کر رکھ لینا کافی نہیں ہے۔ صرف ماتھے پر لگا لینا کافی نہیں ہے۔

بچوں کی آمین کے لیے لوگ میرے پاس آتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک فرض تو انہوں نے پورا کر دیا کہ بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیا۔ اب اس قرآن کریم کو پڑھنے کا مستقل شوق پیدا کروانا بھی ان کا کام ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب خود ماں باپ بھی اس طرف توجہ دیں۔ وہ خود بھی قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہوں تا کہ بچے دیکھیں کہ ہمارے ماں باپ تلاوت کر رہے ہیں۔

خود بھی اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے والے ہوں تا کہ انہیں سمجھ آئے کہ کیا احکامات ہیں اور جب بچے سوال کریں تو ان کے جواب بھی دے سکیں۔ بعض بچے چھوٹے چھوٹے سوال کرتے ہیں اور ماں باپ لکھ کر بھیج دیتے ہیں کہ اس کا کیا جواب ہے حالانکہ اگر ترجمہ اور تفسیر تھوڑی سی بھی پڑھی ہو تو خود ماں باپ ہی جواب دے سکتے ہیں اور ان کو کسی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

پس یہ فرض اب ماں باپ کا بھی ہے کہ آمین کروانے کے بعد ان کی ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب، جو ہدایت کی کتاب، جو عرفان کی کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اس کو ہم نے اپنے بچوں کو پڑھا دیا تو اب اس کی محبت بھی ان کے دلوں میں ڈالیں اور وہ محبت تب ہی ہوگی جب ہم خود بھی اس کتاب سے محبت کا اظہار کریں گے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ترجمہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔ خلفاء کی تفسیر جیسا کہ میں نے کہا ہے بعض ہیں پڑھیں اور سنیں۔ آڈیو بھی آتی ہے۔ ایم ٹی اے پر بھی آتی ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو ہمیں فکر کرنی چاہیے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیے کہ کیا صرف احمدی ہو کر ہم نے بیعت کا حق ادا کر دیا ہے یا ابھی اس مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اس وقت ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں ’’اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) یعنی بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 116-117۔ ایڈیشن 1984ء)

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور ہمیں اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کیے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 157۔ ایڈیشن 1984ء)

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم ہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں کامیابیوں سے سرفراز کرنے والی ہے اور کامیابیاں ہمیں اسی سے ملیں گی کہ اگر ہم اس کی تعلیم پر عمل کریں گے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں گے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کریم نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے۔ اِدھر اُدھر سے باتیں سن لیں ان پر عمل کر لیا۔ اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا ہے۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ باب ذکر الطعام حدیث 5427)

پس اس سے وضاحت ہو گئی کہ ہمیں تلاوت قرآن کریم کرنی چاہیے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور جب ہم اس پر عمل کریں گے تو ایسے خوشبودار پھل کی طرح ہو سکیں گے جس کا مزہ بھی اچھا ہو اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہو۔ یہ بڑی خوبصورت مثال ہے۔

پس ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ جو مزیدار چیز ہے اور جو خوشبو والی چیز ہوتی ہے، ذائقے والی چیز جو ہوتی ہے جس سے انسان کو لطف آتا ہے اس کو بار بار کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہمیں بار بار پڑھنے اور سمجھنے کی خواہش ہونی چاہیے اور پھر جب ہم یہ کریں گے تو نہ صرف اپنے لیے اس سے فائدہ پا رہے ہوں گے بلکہ اپنے بچوں کو اور اپنے ماحول کو بھی اس سے فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔ پس یہ لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہیں۔ جو اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہدایت پانے والے ہیں اور پھر وہ دنیا کے لیے نافع الناس وجود بھی ہو جاتے ہیں۔ ان سے دنیا فیض پاتی ہے۔ وہ خود بھی پُرسکون زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور دنیا کو بھی سکون و امن دے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے ماں باپ حقیقت میں اپنے بچوں کے حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ہمسایوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں وہ اپنے دنیاوی کاموں میں، اپنے ماحول میں بھی ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ جماعتی نظام میں بھی جماعت کی خدمت کر کے اپنے حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان ہدایات کے مطابق عمل کر رہے ہوتے ہیں جو قرآن کریم نے ان کو دی ہیں۔ وہ عبادت کرنے کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور پھر جیسا کہ میں نے کہا جب ایسے ماں باپ بچوں کے سامنے نمونہ بنتے ہیں تو بچے ان کو رول ماڈل سمجھتے ہیں اور بیویاں ان کو اپنے لیے ایک نمونہ سمجھتی ہیں۔ پھر ایسا ماحول گھروں کا پیدا ہوتا ہے جو دیندار اور نیک ماحول ہوتا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ہمیشہ بارش برستی رہتی ہے۔

پس قرآن کریم کی تعلیم پر عمل ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دعویٰ فرمایا ہے کہ اس سے ہدایت ملے گی اور جب ہدایت ملے گی تو تم لوگ پھر ایک واضح اور ایسا فرق دیکھو گے کہ جس سے تمہاری زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس اس کو پڑھنے کی طرف، اس کو سمجھنے کی طرف، اس پر عمل کرنے کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے کہ وہ گھر میں باقاعدہ تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ نہیں پڑھتا۔ اس پر غور تو نہیں کرتا لیکن جب لوگوں سے سنتا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگوں سے سنتا ہے۔ قرآن کریم کو درسوں میں سنتا ہے۔ تقریروں میں سنتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی تشریح یا احکامات اس کو نظام کی طرف سے مختلف وقتوں میں جو دیے جاتے ہیں۔ اس تعلیم کی روشنی میں باتیں بتائی جاتی ہیں تو وہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ قرآن کریم کے احکامات ہیں تو جب وہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مزہ نہیں لیتا جو قرآن کریم پڑھنے کا مزہ ہے لیکن کچھ نہ کچھ حصہ وہ لے رہا ہوتا ہے اس خوشبو سے فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ لیکن جو دکھاوے کے لیے پڑھتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا اور جو شخص نہ قرآن پڑھتا ہے، نہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کی زندگی تو پھر منافقت کی انتہا کی زندگی ہے۔ اس کا صرف زبانی دعویٰ ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اسلام کی تعلیم پر کوئی عمل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم پر عمل قرآن کریم کا علم حاصل کیے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم کے احکامات پر غور کیے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اس بات کو ہمیں بہت اہمیت دینی چاہیے کہ ہم نے قرآن کریم کو پڑھنا ہے۔ اس پر عمل بھی کرنا ہے تا کہ ہم خوشبو حاصل کرنے والے بنیں۔ خوشبو پھیلانے والے بھی بنیں۔ نہ صرف خوشبو حاصل کرنے والے بنیں بلکہ خوشبو پھیلانے والے بھی بنیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس بات پر ہم نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! خدا کے اہل کون ہوتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں یعنی قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اہل اللہ ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ابواب کتاب السنۃ باب فضل من تعلمہ القرآن……حدیث 215)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے مطابق چلتے ہیں، قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ میں نے بھی گذشتہ کچھ عرصہ ہوا خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سارے حوالے قرآن کریم کے بارے میں بھی دیے تھے، کچھ خطبات کا سلسلہ تھا، بڑی وضاحت سے وہ باتیں بتائی تھیں جو آپؑ نے ہمیں ارشاد فرمائی ہیں۔ یہاں بھی مَیں مختصراً بیان کر رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر کامیابی حاصل کرنی ہے تو قرآن کریم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے اور پھر اگر قرآن کریم ہاتھ میں نہیں ہے، قرآن کریم پر عمل نہیں ہے تو پھر باوجود مسلمان ہونے کے کوئی کامیابی نہیں مل سکتی۔

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لیے یہ نسخہ آزمانا چاہیے جس سے دین بھی سنور جائے اور دنیا بھی حاصل ہو جائے۔

مسلمانوں میں آجکل جو جھگڑے ہیں۔ فساد ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ الزام تراشیاں کی جا رہی ہیں۔ حکومتیں عوام سے لڑ رہی ہیں عوام حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی قتل و غارت ہو رہی ہے۔ بغاوتیں ہو رہی ہیں۔ یہ سب اس لیے ہے کہ قرآن کریم پر عمل نہیں ہے۔

کہنے کو تو دونوں ہی یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ دونوں کے ہاتھ میں قرآن ہے لیکن دونوں قرآن کریم کی تعلیم سے دور ہیں۔ اگر قرآن کریم پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر ایسی باتیں نہ ہوں۔ اس پر عمل کرنے کے لیے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو نمائندہ بھیجا ہے، جس شخص کو بھیجا ہے اس کو ماننے کو یہ تیار نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو پھر ان برکات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے کے اور بہت سے امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہیے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔‘‘ زندگی کے آخر تک بعضوں کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ قرآن کریم کی کیا برکات ہیں۔ فرمایا کہ ’’اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیے

مگر نہیں اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔“ باوجود یہ جاننے کے پھر بھی قرآن کریم کے احکامات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور فرمایا کہ ”ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ“ یعنی اپنی مثال آپ دے رہے ہیں کہ میں ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ تمہیں بلاتا ہوں“ ”اور پھر نری میری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایما سے اس طرف بلاوے تو اسے کذاب اور دجال کہا جاتا ہے۔“ فرمایا کہ ”اس سے بڑھ کر اَور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 181-182-ایڈیشن 1984ء)

فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیے یہ تھا اور اب بھی ان کے لیے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمے کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔

کاش! مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ وہ چیز ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسلمانوں میں ساری برائیاں جو پیدا ہو رہی ہیں وہ اس لیے پیدا ہو رہی ہیں کہ وہ مان نہیں رہے اور قرآن کریم پر عمل نہیں کر رہے۔ قرآن کریم تو انہوں نے چھوڑا ہوا ہے۔ صرف نام کا دعویٰ ہے۔ ہاتھ میں صرف پکڑا ہوا ہے۔ عملی طور پر تو اسے چھوڑا ہوا ہے۔ احمدیوں کے لیے انہوں نے قرآن کریم کو بین (ban) کر دیا ہے کہ یہ پڑھ نہیں سکتے۔ پاکستان میں قرآن کریم پر پابندی ہے کہ پڑھ نہیں سکتے۔ خود انہوں نے اس پر عمل نہیں کرنا۔ گو ہمیں کہتے تو یہی ہیں لیکن یہ قرآن کریم کی تعلیم ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے۔ جتنا چاہے زور لگا لیں اس کی محبت ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے۔ پس ہمیں، احمدیوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیے اور اس قرآن کریم کی تعلیم کو بھولنے اور چھوڑنے کی وجہ سے اور سمجھانے والے کی بات نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے حالات تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہے ہیں۔ ہر طرف بے چینی ہے، بدامنی کی حالت ہے۔ پس ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے، سوچنا چاہیے اور اگر قرآن کریم کو ہدایت کا سرچشمہ سمجھا ہے تو پھر اس کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کے محرّمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہؐ باب من قرأ القرآن……حدیث 2918)

یعنی جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر عمل نہ کیا تو ایسا شخص لاکھ کہتا رہے کہ الحمد للہ میں مسلمان ہوں اس کا یہ ایمان صرف کھوکھلا ایمان ہے، صرف دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں اور ایسے لوگ ہیں جو پھر دوسروں کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے دور ہٹے ہوتے ہیں ان کا حق مار رہے ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے مثال دی ہے۔ دنیا میں آجکل مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ بادشاہ ہیں، سردار ہیں، مختلف فرقوں کے لوگ ہیں ایک دوسرے سے لڑائیاں کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کا قتل ہو رہا ہے۔ کلمہ گو ایک دوسرے کو مار رہا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم کی صحیح ہدایت پائیں اور اس زمانے میں سب سے بڑا فرض احمدیوں کا ہے۔ احمدی مسلمان کا ہے کہ وہ اس پر عمل کریں تا کہ جو غیر اسلامی دنیا ہے ان کے عمل کو دیکھ کر ان کو پتہ لگے کہ حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور قرآن کریم کے احکامات کیا ہیں۔ جو امن، سلامتی اور محبت اور پیار کے احکامات ہیں۔ جو معاشرے میں بھائی چارے کے پھیلانے کے احکامات ہیں۔ جو حقوق العباد ادا کرنے کے احکامات ہیں۔ پس اس طرف احمدی مسلمانوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

رمضان کے مہینے میں جو قرآن کریم پڑھیں تو ان چیزوں پر غور کریں اور پھر اس تعلیم کو مستقل پھیلانے کے لیے سارا سال ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عباس (ترمذی میں ”حضرت علیؓ“ سے مروی ہے۔ جامع الاصول میں ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ“ سے مروی ہے) روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سارے فتنے پیدا ہوں گے۔ دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرئیل! آپؐ نے جبرئیل سے پوچھا اس نے کہا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔

(جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل القرآن حدیث 2906) (جامع الاصول جلد 8 صفحہ 346 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تب ہی ہم ہدایت بھی پا سکیں گے اور فتنہ اور فساد سے بچ بھی سکیں گے اور ان احکامات کو واضح طور پر سمجھ سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نازل فرمائے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ (سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہؐ باب من قرأ القرآن……حدیث 2919) پس ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ صدقہ بلاؤں اور خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے ان کو ٹالتا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الزکوٰۃ عن رسول اللہ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ حدیث 664) تو قرآن کریم کو پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ سمجھ بھی آ رہی ہو تو یہ صدقہ کے طور پر قبول ہوگا اور اس کی برکات سے پھر تمام فتنوں سے بھی انسان بچا رہے گا۔

پس جبکہ دنیا کو آجکل ہر طرف سے برائیوں نے گھیرا ہوا ہے اور فتنہ اور فساد نے گھیرا ڈالا ہوا ہے ہمیں اس صدقے کو بھی ہمیشہ جاری رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتے رہیں۔ ظاہری بھی پڑھیں، چھپ کر بھی پڑھیں اور اپنے آپ کو ان ابتلاؤں اور مشکلات سے بچائیں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں حسد یعنی رشک، ایسا حسد جو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ تعریفی رنگ میں ہو وہ جائز ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور پھر رشک کرنے والا کہتا ہے کاش! مجھے بھی ایسی ہی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی ہی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو میں بھی ویسا ہی کرتا یعنی اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب اغتباط صاحب القرآن……حدیث 5026)

اب قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں بھی کچھ آداب ہیں، رشک کرنے والے جو ہیں قرآن کریم پڑھنے والا جب رشک کرتا ہے تو صرف پڑھنے والا عمل نہیں کرتا بلکہ اس کو پتہ ہے کہ یہ شخص جو کچھ پڑھ رہا ہے اس پر عمل بھی کر رہا ہوگا۔ اور پھر جو دوسرا سننے والا ہے اس کو اسی بات پر رشک آتا ہے کہ کاش میں بھی اس کو، قرآن کریم کو اس طرح سمجھتا اور پھر اس پر عمل کرنے والا ہوتا۔

اسی طرح جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے مال کے بارے میں، اس بارے میں بھی ضمناً ذکر کر دوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چندوں کی کیا ضرورت ہے؟

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے قرآن کریم میں ہی فرمایا ہے کہ مالی قربانیاں کرو۔ یہ ضروری ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لوگ رشک کرتے ہیں جو مالی قربانی کرنے والا ہے۔ تو یہ بھی بہت اہم چیز ہے۔ جب ہم غور سے قرآن کریم پڑھیں تو وہاں سے پھر یہ سوال جو بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں مالی قربانیوں کے لیے کیوں کہا جاتا ہے؟ ان کے سوالوں کا جواب بھی ان کو مل جائے گا کہ کیوں کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب التفریع باب استحباب الترتیل …… حدیث 1469) تو خوش الحانی سے پڑھنا اور سنوار کے پڑھنا آہستہ آہستہ پڑھنا، سمجھ کے پڑھنا یہ بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔“ سنوار کے پڑھنے کی وضاحت یہ ہے کہ جب دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔ ”اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔“ قرآن کریم میں دعائیں آتی ہیں تو ان موقعوں پر دعا کرے اور قرآن شریف میں بہت ساری دعائیں ہیں انبیاء نے ہی مانگی ہیں تو ان دعاؤں میں وہاں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا گیا ہے فرمایا کہ انسان خود بھی کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ دے اور فرمایا کہ ”اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 265-266 ایڈیشن 1984ء)

قوموں کی تباہیوں کا ذکر ہے کہ ان میں کیا کیا بداعمالیاں تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑا۔ جب ایسا مقام آئے تو انسان ان سے استغفار بھی کرے اور بچنے کی کوشش بھی کرے۔ جب ہم یہ کریں گے تو بہت ساری برائیوں سے ہم خود بخود ہی بچتے چلے جائیں گے۔

آجکل اس مغربی ماحول میں اس کے زیر اثر ہمارے ذہنوں پر بھی غلط قسم کی باتیں طاری ہو جاتی ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ غلط قسم کی باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ جب ہم قرآن کریم کو پڑھیں گے اور استغفار کریں گے اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں گے تو ہماری زندگیاں سنور جائیں گی۔ ہم ان برائیوں سے بچنے والے ہوں گے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث قوم تباہ ہوئی تھی۔

آپؑ پھر فرماتے ہیں کہ ”بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔“ جو لوگ کہتے ہیں کیا وظیفہ پڑھنا ہے؟ فلاں وظیفہ پڑھیں۔ وظیفہ بتا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ قرآن کریم پڑھو اور اس پر غور کرو۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا دعا کریں اور کیا وظیفہ کریں؟ پس آپ کا تو یہی ارشاد ہے کہ قرآن کریم پہ ہی تدبر کرو اور غور کرو اور پھر تم بہت ساری برائیوں سے اور باتوں سے، تکالیف سے بچ جاؤ گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا علم حاصل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ لگ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو نازل فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خاص وحی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی رائے ہے تو وہ غلط بھی ہو سکتی ہے جھوٹی بھی ہو سکتی ہے۔ چاہے وہ انسان کتنی مرضی عقل کی باتیں کرتا رہے۔ بعض باتیں انسان عقل کی بھی کرتا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم سے وہ مطابقت بھی رکھتی ہیں لیکن عملاً کیونکہ وہ وحی کے طور پر نہیں آئیں اس لیے ان کی وضاحت اس طرح نہیں کی جاتی جس

طرح قرآن کریم نے کی ہے تو پھر وہ جھوٹی ٹھہرتی ہیں، وہ غلط راستوں پر چلانے والی ہوجاتی ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’دل کی اگر سختی ہوتو اس کو نرم کرنے کے لیے یہی طریقہ ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر ایک اَور قسم کا چنتا ہے۔

پس چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے؟ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟‘‘ جو قرآن کریم کے احکامات ہیں ان پر عمل کرو۔نئی نئی بدعات پیدا نہ کرو۔قرآن کریم کے حکموں کے ساتھ نئی نئی باتیں نہ جوڑو۔فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یٰسین پڑھوگے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 266۔ایڈیشن 1984ء)

یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں سورت اس طرح پڑھوگے تو برکت ہوگی۔فلاں وقت میں پڑھوگے تو برکت ہوگی۔ اس طرح پڑھوگے تو نہیں ہوگی۔آپؑ نے فرمایا کہ یہ سب غلط باتیں ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس طرح بھی پڑھو گے، سمجھ کر پڑھوگے، اس پر عمل کرنے کے لیے پڑھوگے، نیک نیت سے ہو کے پڑھوگے تو برکت ہی برکت ہے۔

پس ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ کتنے حکم ہیں جن پر عمل کرتے ہیں۔کتنی دعائیں ہیں جب دعائیں آرہی ہوں تو ہم ان کو اپنے لیے مانگنے کی کوشش کرتے ہیں۔کتنی برائیاں ہیں جن سے بچنے کا جب ان کو حکم ہوتا ہے یا ذکر آتا ہے تو ان سے بچنے کے لیے ہم دعا کرتے ہیں۔ پس اگر ہم اس طرح کریں تو تب ہی ہم قرآن کریم کی حقیقی تعلیم سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔‘‘
(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 345)

آپؑ نے فرمایا ’’قرآنِ شریف پر تدبر کرو۔اس میں سب کچھ ہے۔نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 122۔ایڈیشن 1984ء)

آپؑ نے فرمایا۔یہ فخر قرآنِ مجید کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کو دور کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔اس لیے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے مطابق رکھنے کی کوشش کرو۔اور قرآن کریم کو پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہوجاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ خدا ہے۔قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھ لو۔اپنی زبان میں بھی دعائیں کرلو۔قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔‘‘
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 57-58 ایڈیشن 2022ء)

پس یہ وہ باتیں ہیں جن پر ایک مومن کو عمل کرنا چاہیے اور جب ہم اس طرح عمل کریں گے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کی تعلیمات سے فیض اٹھانے والے ہوں گے اور اپنی زندگیوں کو سنوارنے والے بنیں گے اپنی نسلوں کو سنوارنے والے بنیں گے اور جب یہ ہوگا تو پھر ہم اس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی بن جائیں گے جو ہماری پیدائش کا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔اور ہماری زندگیاں کامیاب ہوں گی، ہماری نسلیں بھی کامیابی سے گزریں گی۔

پس ان دنوں میں، رمضان کے دنوں میں خاص طور پر جب ہم قرآن کریم کی طرف توجہ دے رہے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی عہد کریں کہ ہم یہ توجہ ہمیشہ قائم رکھیں گے اور ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رکھیں گے۔ اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ رکھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں گے۔ نہ صرف یہ کہ ایک دفعہ آمین کرائی اور اس کے بعد معاملہ ختم ہوگیا۔نہیں بلکہ اب قرآن کریم ہمارے لیے ایک ایسی کتاب ہوگی جو ہماری ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہمیں ہمیشہ صحیح راستوں پر اور تقویٰ پر چلانے کے لیے ایک کامل لائحہ عمل ہے اور جب یہ ہوگا تو پھر ہماری زندگیاں ہمیشہ کامیاب رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اس رمضان میں جہاں اس کی تلاوت کریں وہاں اس کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں اور اس پر عمل کرنے کا عہد کریں اور آئندہ بھی اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور سارا سال اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل ۰۴/اپریل ۲۰۲۵ء، صفحہ ۲ تا ۸)

☆......☆......☆

بقیہ بنیادی مسائل کے جوابات از صفحہ نمبر 02

شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک گردن کا مسح مستحب نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ وضو کی تفصیل اور حکمت بیان کرتے ہوئے سر کے مسح کے بارے میں فرماتے ہیں: ہاتھ گیلے کر کے سر کے بالوں پر ایک ثلث سے دو ثلث تک مسح کیا جاتا ہے اور پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے کانوں کے سوراخوں کو گیلا کیا جاتا ہے اور انگوٹھوں کو کانوں کی پشت پر پھرایا جاتا ہے تا کہ کان کی پشت بھی گیلی ہو جائے......سر کی گرمی خیالات کو بہت پراگندہ کر دیتی ہے اس وجہ سے سر کا مسح رکھا گیا ہے جو سر کو ٹھنڈا کر کے سر کی گرمی کو دُور کرتا اور خیالات کے اجتماع میں ممد ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 159 تا 160
مطبوعہ یوکے 2023ء)

میرے نزدیک احادیث میں جو گدی پر مسح کرنے کا ذکر آیا ہے وہ دراصل گردن ہی کا مسح ہے۔ اس لیے چاہے کوئی سر کے اگلے حصہ سے مسح شروع کر کے پیچھے گدی یعنی گردن تک ہاتھوں کو لے جائے اور پھر کانوں کے اندر اور باہر کی طرف انگوٹھے اور انگلی کے ساتھ مسح کر لے۔یا جس طرح بعض کتب میں کچھ تفصیل کے ساتھ مسح کا ذکر ہے، اس طرح ہاتھوں کے سامنے والے حصہ سے سر کا مسح کرے، شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے اندر اور انگوٹھوں کو کانوں کی پشت پر پھیرے اور آخر میں ہاتھوں کی پشت کو گردن پر پھیر کر گردن کا مسح کرے، ان میں سے جس طریق کو بھی وہ اپنائے گا اس کے سر کا مسح ہو جائے گا۔

سوال: کینیڈا سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ روزہ میں سرمہ لگانے کی بابت ایک عورت نے ان سے کہا کہ وہ ربوہ میں جمی پلی ہیں لیکن انہوں نے کبھی یہ نہیں سنا کہ روزہ میں سرمہ نہ لگایا جائے اور الاسلام پر بھی ایک مضمون موجود ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ عورت سرمہ لگا سکتی ہے۔ جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے، رات کے وقت لگا سکتا ہے۔اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے کہ مرد اور عورت کے روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی فرق ہے یا دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۲/اپریل ۲۰۲۳ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔حضور نے فرمایا:

جواب: آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربی سلسلہ ہیں، سات سال آپ نے جامعہ میں تعلیم حاصل کی اور کئی سال سے آپ بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ان تمام حوالہ جات جن کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے، انہیں پڑھنے کے بعد بھی آپ کا ایک خاتون کی بلا دلیل بات کی بنا پر اس مسئلہ کے بارے میں اپنی غیر یقینی حالت کا اظہار کرنا قابل تعجب بات ہے۔

آپ کو تو پورے یقین کے ساتھ یہ بات بیان کرنی چاہیے تھی کہ اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ پر دوٹوک جواب عطا فرما دیا ہے، جس کی حدیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی تائید ہوتی ہے کہ روزہ دار (چاہے عورت ہو یا مرد دونوں) کو روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور یہی جواب میں بھی پہلے دے چکا ہوں جو بنیادی مسائل کے جوابات میں شائع ہو چکا ہے۔

باقی جہاں تک الاسلام کی ویب سائیٹ پر کسی مضمون میں بغیر کسی دلیل کے اس مؤقف کے برعکس بات بیان ہونے کا ذکر ہے تو وہ مؤقف نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور نہ آپؑ کے کسی خلیفہ کا ہے اور نہ ہی مفتی سلسلہ کا فتویٰ ہے۔ اگر کسی نے اپنے مضمون میں کوئی ایسی بات لکھ دی ہے تو وہ اس کی ذاتی رائے تو ہوسکتی ہے، جماعتی مؤقف قرار نہیں پاتا۔

بہرحال الاسلام کی ویب سائٹ کی انتظامیہ کو میں اس بارے میں ہدایت کر رہا ہوں کہ وہ اس غلطی کو درست کریں۔ اسی طرح فقہ احمدیہ میں بھی اس مسئلہ کے بارے میں غلط جواب درج ہے۔جس کی درستی کے بارے میں متعلقہ شعبہ کو توجہ دلائی جارہی ہے۔

دراصل فقہ احمدیہ میں کئی ایسی باتیں درج ہوگئی ہیں جن کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ اسی لیے فقہ احمدیہ کی نظر ثانی کروائی جارہی ہے۔ جب فقہ احمدیہ کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن شائع ہوگا تو انشاء اللہ اس عبارت کو بھی ٹھیک کر دیا جائے گا۔

سوال: ناروے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا اظہار اس لامتناہی کائنات پر کیسے ہوگا۔ اور یہ اظہار قیامت سے پہلے ہوگا یا اس کے لیے دنیا اور آخرت کا یہ نظام دوبارہ قائم ہوگا۔ اور اگر یہ اظہار فرشتوں کے ذریعہ ہوگا تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کس طرح ثابت ہوگی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۴/اپریل ۲۰۲۳ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔حضور نے فرمایا:

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

طالب دعا: مکرم ISLAM KHAN صاحب مرحوم، مکرمہ TAMRUN BIBI صاحبہ مرحومہ (SORO صوبہ اُڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر:29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

جواب: اس دنیا میں آپ ﷺ کی رحمت وشفقت کا اظہار اپنوں، پرایوں، انسانوں، جانوروں یہاں تک کہ نبات اور جمادات، درختوں اور پہاڑوں ہر قسم کی مخلوق خدا پر ہوا، جس کے بیان سے احادیث اور سیرت کی کتب بھری پڑی ہیں۔ اور اخروی زندگی میں آپ ﷺ کی رحمت کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت کا حق عطا فرمایا۔ نیز قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کے لیے آپؐ کی رحمت و شفقت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے، جس میں یہ ذکر ہے کہ پریشانی اور تکالیف میں پڑے ہوئے لوگ اس دن حضرت آدم پھر حضرت نوح پھر حضرت ابراہیم پھر حضرت موسیٰ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جا کر کہیں گے کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مشکل میں ہیں اور ہمیں کتنی بڑی تکلیف نے آلیا ہے، کیا آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے؟ لیکن یہ تمام انبیاء کوئی نہ کوئی اپنا عذر بیان کردیں گے۔ تب لوگ حضور ﷺ کے پاس آئیں گے اور حضور ﷺ ان لوگوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہوجائیں گے اور ان لوگوں کی شفاعت کر کے انہیں ان تکالیف سے نجات دلائیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب تفسیر بَاب ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا)

پس دنیا وآخرت دونوں جہانوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم بھی دیا اور ان میں حضور ﷺ کی رحمت وشفقت کے بارے میں ہمیں خبر بھی دی ہے۔ باقی آئندہ زمانہ میں کائنات کے راز جب انسان پر منکشف ہوں گے، ان میں اگر کسی نئے جہان یا کسی نئی مخلوق کی دریافت ہوئی تو اس وقت ہی آنحضور ﷺ کی رحمت وشفقت کا اس نئے جہان اور اس نئی مخلوق پر پرتَو کا انسان کو علم ہوسکے گا۔ اسی لیے میں نے آپ کے ملک کی لجنہ اور ناصرات کے ساتھ اپنی Virtual ملاقات میں کہا تھا کہ جب دوسرے Planets پر ہماری رسائی ہوجائے گی جہاں آبادی ہے اور جب ہم وہاں آنحضور ﷺ کا پیغام پہنچا دیں گے تو آپ ﷺ کی رحمت میں وہ Planet بھی شامل ہو جائیں گے۔ ابھی تو ہم اپنی زمین پر ہی حضور ﷺ کا پیغام صحیح طور پر نہیں پہنچا سکے اور دوسرے Planets کی باتیں کر رہے ہیں۔ پس حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں وہاں تک جہاں آپ کا پیغام پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کا اظہار ساری کائنات میں جو ہزاروں لاکھوں Galaxies ہیں ان سب میں موجود ہے۔ لیکن حضور ﷺ کا پیغام ابھی صرف اسی زمین پر ہے اور جب آپ ﷺ کا پیغام دوسری جگہوں پر پہنچ جائے گا تو وہاں پر بھی آپؐ کی رحمت کا پرتَو شروع ہوجائے گا۔

پھر آنحضور ﷺ کی لائی ہوئی شریعت بھی ایک لحاظ سے آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا اظہار ہے کیونکہ ایسی مکمل اور دائمی شریعت نہ پہلے کسی نبی کو ملی اور نہ آئندہ قیامت تک کسی کو مل سکتی ہے اور چونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا تعالیٰ نے لے رکھی ہے اس لیے جہاں جہاں اس شریعت میں بیان تعلیم پہنچے گی وہاں وہاں حضور ﷺ کی رحمت سے مخلوق مستفید ہوتی رہے گی۔

حضور ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نہایت اعلیٰ نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے نبی! ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا صفت رحمانیت کے لحاظ سے ہی درست ہوسکتا ہے کیونکہ رحیمیت تو صرف مومنوں کے ایک جہان کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 118 حاشیہ)

رحمانیت اور رحیمیت کی صفات میں فرق یہ ہے کہ صفت رحمانیت کے تحت انسان، جانور، چرند، پرند، درخت، ہوا، پہاڑ، گویا کہ کائنات کی کسی بھی چیز کے ساتھ جو رحمت کا سلوک ہوتا ہے، جس میں اس مخلوق کے کسی فعل یا کسب کا کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ بغیر کسی معاوضہ کے وہ رحمت جاری ہوتی ہے۔ جیسے انسان کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش سے لاکھوں سال پہلے زمین اور اس کے ماحول کو پیدا فرمایا۔ یا ماں کے پیٹ میں اس رِحم کو بنایا جس میں اس کی پیدائش کی ابتدا ہونی ہوتی ہے۔ جبکہ صفت رحیمیت کے تحت وہ رحم آتا ہے جو کسی کے کسب یا فعل کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ جیسے ایک انسان کوئی نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے یہ مضمون بھی واضح ہوگیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی صفت ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے اور کائنات کا ہر ذرہ بغیر کسی کسب یا عمل کے اللہ تعالیٰ کی اس ربوبیت سے حصہ پا رہا ہے، اسی طرح آنحضور ﷺ کی رحمت بھی ساری کائنات پر محیط ہے، جہاں جہاں کوئی انسان، چرند، پرند، پہاڑ، درخت، نباتات، جمادات گویا کہ کائنات کا کوئی بھی ذرہ اس رحمت سے مستفید ہونا چاہے وہ آپؐ کی صفت رحمانیت کے تحت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جبکہ آپ کی رحیمیت کی صفت کے تحت جاری ہونے والی رحمت آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مخلوق کو حاصل ہوتی رہے گی۔ جہاں جہاں آپ کی لائی ہوئی تعلیم کا پیغام پہنچے گا اور وہاں کی مخلوق اس پر عمل کرے گی تو وہ بھی آپ کی رحمت سے حصہ پاتی رہے گی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2024ء)

❁❁❁

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم پی اے عبدالرحمن صاحب آف مڈیکری کرناٹک

محمد کلیم خان مبلغ انچارج مڈیکری کرناٹک

مکرم پی اے عبدالرحمن صاحب مرحوم کی پیدائش منگلور میں ایک ممتاز اور تعلیم یافتہ غیر احمدی خاندان میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا تعلق اہل سنت مسلک سے تھا۔ آپ کی پیدائش 26 جنوری 1950 میں ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے 1972 میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ گورنمنٹ اردو اسکول موڈبدری ساؤتھ کرناٹک میں اردو ٹیچر تھے۔ دوران ملازمت اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت کرنے کے بعد مخالفت شروع ہوگئی جس کی وجہ سے ملازمت چھوڑنی پڑی۔ رشتہ داروں نے بھی مخالفت کی ہر طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے ایمان ویقین سے احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ آپ کی رہائش منگلور میں تھی۔ مخالفت بہت زیادہ ہوگئی اور مخالفین نے معاشرے سے بائکاٹ کردیا۔ اس کے بعد مجبوراً 1982 میں ہجرت کر کے مڈیکری کرناٹک میں مقیم ہونا پڑا۔

آپ کو قرآن کریم بہت حفظ تھا۔ خوش الحانی کے ساتھ ساتھ بہترین تلفظ سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ بہت سارے بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم پڑھنا بھی سکھایا۔

جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ صدر جماعت مڈیکری رہے۔ اور بوقت وفات سیکریڑی تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

آپکو دل کی تکلیف تھی۔ مگر مسلسل نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے باوجود مسجد دُور ہونے کے مسجد میں حاضر ہوجاتے کئی بار تو پیدل ہی آجاتے۔ بہت دفعہ عصر سے لیکر عشاء تک کا وقت مسجد میں گزارتے اور علمی گفتگو میں شامل رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ آپ نے جماعتی کتب کا گہرا مطالعہ کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ بیعت کرنے کے بعد بھی ہمیشہ اپنے مطالعہ کو جاری رکھا۔

آپ کی شادی 1973 میں محترم کے۔ ایس عمر صاحب مڈیکری کی بیٹی محترمہ ایم۔ یو۔ فاطمہ رحمن صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا مکرم ایم اے رضوان صاحب اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی۔ آپ کی بہو محترمہ رومانہ رضوان صاحبہ کو صدر لجنہ اماء اللہ مڈیکری کرناٹک کے طور پر خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمایا اور اب ضلعی صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ کے دو پوتے اور ایک پوتی ہے اور 10 نواسے نواسیاں ہیں۔ ان میں سے چار وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

آپ اخبار بدر کے ہر شمارہ کا بغور مطالعہ کرتے اور دوسروں کو بھی سناتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خطبات خود سنتے اور اہل خانہ کو سننے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دل وجان سے اطاعت کرتے اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ مورخہ 26 اپریل 2023 کو شام 7 بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ موصی تھے۔ احمدیہ قبرستان مڈیکری کرناٹک میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ ایم۔ یو فاطمہ رحمن صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پسماندگان کو مرحوم کی نیکیاں زندہ رکھنے اور ان پر اپنے آپ کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

❁❁❁

ارشاد نبوی ﷺ

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے، فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی ﷺ

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

سریہ دومۃ الجندل

شعبان 6 ہجری مطابق دسمبر 627ء

اب بڑی سرعت کے ساتھ اسلامی اثر کا دائرہ وسیع ہو رہا تھا اور عرب کے دور دراز کناروں میں بھی اسلام کی تبلیغ پہنچ رہی تھی۔ مگر اس کے ساتھ دور کے علاقوں میں مخالفت بھی بڑھ رہی تھی اور جو لوگ اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے انہیں اپنے ہم قبیلہ لوگوں کی طرف سے سخت مظالم سہنے پڑتے تھے اور ان مظالم سے ڈر کر بہت سے کمزور طبع لوگ اسلام کے اظہار سے رکے رہتے تھے۔ اس لئے اب جنگی مہموں کی اغراض میں اس غرض کا اضافہ ہوگیا کہ ایسے قبائل کی طرف فوجی دستے روانہ کئے جائیں جن میں بعض لوگ دل میں اسلام کی طرف مائل تھے مگر مظالم کے ڈر کی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کرنے سے رکتے تھے۔ گویا ان دستوں کے بھجوانے کی غرض مذہبی آزادی کا قیام تھی جس پر اسلام خاص طور پر زور دیتا ہے۔

اس غرض وغایت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان 6ھ میں ایک فوجی دستہ عبدالرحمن بن عوف کی کمان میں دومۃ الجندل کے دور دراز مقام کی طرف روانہ فرمایا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسی جگہ کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی 4ھ میں قیام امن کی غرض سے تشریف لے گئے تھے اور اس طرح یہ علاقہ آج سے دو سال قبل اسلامی دائرہ اثر میں داخل ہو چکا تھا اور وہاں کے باشندے اسلامی تعلیم سے غیر مانوس نہیں رہے تھے بلکہ غالباً ان میں سے ایک حصہ اسلام کی طرف مائل تھا مگر اپنے رؤساء اور اہل قبیلہ کی مخالفت کی وجہ سے جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ بہرحال آپؐ نے ہجری کے چھٹے سال میں ایک بڑا فوجی دستہ عبدالرحمن بن عوف کی امارت میں جو کبار صحابہ میں سے تھے دومۃ الجندل کی طرف روانہ فرمایا۔

اس سریہ کی تیاری اور روانگی کے متعلق ابن اسحاق نے عبداللہ ابن عمر سے یہ دلچسپ روایت نقل کی ہے کہ ایک دفعہ جب ہم چند لوگ جن میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عبدالرحمن بن عوف بھی شامل تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے، ایک انصاری نوجوان نے حاضر ہوکر آپؐ سے دریافت کیا کہ ”یارسول اللہ! مومنوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ”وہ جو اخلاق میں سب سے افضل ہے۔“ اس نے کہا ”اور یارسول اللہ! سب سے زیادہ متقی کون ہے“ آپؐ نے فرمایا ”وہ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا اور اس کے لئے وقت سے پہلے تیاری کرتا ہے۔“ اس پر وہ انصاری نوجوان خاموش ہوگیا اور آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اے مہاجرین کے گروہ! پانچ بدیاں ایسی ہیں جن کے متعلق میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کبھی میری امت میں پیدا ہوں کیونکہ وہ جس قوم میں رونما ہوتی ہیں اسے تباہ کر کے چھوڑتی ہیں۔

اوّل: یہ کہ کبھی کسی قوم میں فاحشہ اور بدکاری نہیں پھیلی اس حد تک کہ وہ اسے برملا کرنے لگ جائیں کہ اس کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں اور وبائیں نہ ظاہر ہونی شروع ہوگئی ہوں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔

دوم: کبھی کسی قوم میں تول اور ناپ میں بددیانتی کرنے کی بدی نہیں پیدا ہوئی کہ اس کے نتیجہ میں اس قوم پر قحط اور محنت اور شدت اور حاکم وقت کے ظلم وستم کی مصیبت نازل نہ ہوئی ہو۔

سوم: کبھی کسی قوم نے زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی میں سستی وغفلت نہیں اختیار کی کہ اس کے نتیجہ میں ان پر بارشوں کی کمی نہ ہوگئی ہو۔ حتّٰی کہ اگر خدا کو اپنے پیدا کردہ جانوروں اور مویشیوں کا خیال نہ ہو تو ایسی قوم پر بارشوں کا سلسلہ بالکل ہی بند ہو جائے۔

چہارم: کبھی کسی قوم نے خدا اور اس کے رسول کے عہد کو نہیں توڑا کہ ان پر کوئی غیر قوم ان کے دشمنوں میں سے مسلط نہ کردی گئی ہو جو ان کے حقوق کو غصب کرنے لگ جائے۔

پنجم: کبھی کسی قوم کے علماء اور ائمہ نے خلاف شریعت فتوے دے دے کر شریعت کو اپنے مطلب کے مطابق نہیں بگاڑنا چاہا کہ ان کے درمیان اندرونی لڑائی اور جھگڑوں کا سلسلہ شروع نہ ہو گیا ہو۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زرّیں تقریر قوموں کی ترقی وتنزل کے اسباب پر بہترین تبصرہ ہے اور اگر مسلمان چاہیں تو ان کے لئے موجودہ زمانہ میں بھی یہ ایک بہترین سبق ہے۔

اس کے بعد آپؐ اپنے مقرب صحابی عبدالرحمن بن عوف سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ ”ابن عوف! میں تمہیں ایک سریہ پر امیر بنا کر بھیجنا چاہتا ہوں تم تیار رہو۔“ چنانچہ دوسرے دن صبح کے وقت عبدالرحمن بن عوف آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر انہی کا عمامہ لے کر باندھا اور بلالؓ کو حکم دیا کہ ایک جھنڈا ان کے سپرد کر دیا جائے۔ اور پھر آپؐ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ماتحت صحابہ کا ایک دستہ متعین کر کے ان سے فرمایا:

خُذْهُ يَاابْنَ عَوْفٍ فَاغْزُوْاجَمِيْعًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا ـ فَهٰذَا عَهْدُاللهِ وَسِيْرَةُ نَبِيِّهٖ فِيْكُمْ ـ

یعنی ”اے ابن عوف اس جھنڈے کو لے لو اور پھر تم سب خدا کے رستہ میں جہاد کے لئے نکل جاؤ اور کفار کے ساتھ لڑو مگر دیکھنا کوئی بددیانتی نہ کرنا اور نہ کوئی عہد شکنی کرنا اور نہ دشمن کے مردوں کے جسموں کو بگاڑنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کے نبی کی سنت۔“

اس روایت میں غالباً راوی نے سہواً عورتوں کا ذکر چھوڑ دیا ہے ورنہ دوسری جگہ صراحت آتی ہے کہ آپؐ جب کوئی دستہ بھجواتے تھے تو یہ بھی تاکید فرماتے تھے کہ عورتوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بوڑھے پیر فرتوت لوگوں کو قتل کرنا اور نہ ایسے لوگوں کو قتل کرنا جن کی زندگی مذہبی خدمت کے لئے وقف ہو۔ اس کے بعد آپؐ نے عبدالرحمن بن عوف کو ہدایت فرمائی کہ وہ دومۃ الجندل کی طرف جائیں اور کوشش کریں کہ صلح صفائی سے فیصلہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ جنگ وجدال سے دستکش ہو کر اطاعت قبول کرلیں تو یہ سب سے اچھی بات ہے۔ اور آپؐ نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کہ اس صورت میں مناسب ہوگا کہ تم ان لوگوں کے رئیس کی لڑکی سے شادی کرلو۔

اس کے بعد آپؐ نے اس سریہ کو رخصت فرمایا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف سات سو صحابیوں کو ساتھ لے کر دومۃ الجندل کی طرف جو عرب کے شمال میں تبوک سے شمال مشرق کی طرف شام کی سرحد کے قریب واقع ہے، روانہ ہوگئے۔ جب یہ اسلامی لشکر دومہ میں پہنچا تو شروع شروع میں تو دومہ کے لوگ جنگ کے لئے تیار نظر آتے تھے اور مسلمانوں کو تلوار کی دھمکی دیتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ عبدالرحمن بن عوف کے سمجھانے پر وہ اس ارادے سے باز آگئے اور چند دن کے بعد ان کے رئیس اصبغ بن عمر کلبی نے جو عیسائی تھا عبدالرحمن بن عوف کی تبلیغ سے بطیب خاطر اسلام قبول کرلیا اور اس کے ساتھ اس کی قوم میں سے بھی بہت سے لوگ جو غالباً پہلے سے دل میں اسلام کی طرف مائل ہو چکے تھے مسلمان ہوگئے اور جو لوگ اپنے دین پر قائم رہے انہوں نے بھی بشرح صدر اسلامی حکومت کے ماتحت آجانا منظور کرلیا۔ اس طرح بڑی خیر وخوبی کے ساتھ یہ مہم اختتام کو پہنچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عبدالرحمن بن عوف دومۃ الجندل کے رئیس اصبغ بن عمر کی لڑکی تماضر کے ساتھ شادی کر کے مدینہ میں واپس لوٹ آئے اور خدا کے فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی برکت سے عبدالرحمن بن عوف کے ہاں اسی تماضر کے بطن سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا جو خاص فدائیان اسلام میں سے نکلا اور علم وفضل کے اس مرتبہ کو پہنچا کہ وہ اپنے وقت میں اسلام کے چوٹی کے علماء میں سے سمجھا جاتا تھا۔ اس کا نام ابوسلمہ زہری تھا۔

سریہ حضرت علیؓ بطرف فدک

شعبان 6 ہجری

مدینہ میں یہودی قوم پر ان کی اپنی غداریوں اور فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے جو تباہی آئی تھی وہ تمام عرب کے یہودیوں کے دل میں ایک کانٹا بن کر کھٹک رہی تھی اور غزوہ بنوقریظہ کے بعد سے جب کہ مدینہ میں یہود کا خاتمہ ہوگیا۔ خیبر کی بستی جو حجاز کے یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھی اسلام کے خلاف خفیہ سازشوں کا اڈہ بن گئی تھی اور اس جگہ کے یہودی جو عادةً سخت کینہ ور اور حاسد وظالم واقع ہوئے تھے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نیست نابود کرنے کی کوشش میں سرگرم رہتے تھے۔ چنانچہ بالآخر یہی حالات جنگ خیبر کا باعث بن گئے جو 7 ہجری کے ابتداء میں وقوع میں آئی اور جس کے نتیجہ میں خیبر کا علاقہ اسلامی حکومت میں شامل ہوگیا۔ اب جس واقعہ کا ہم ذکر کرنے لگے ہیں وہ بھی اسی سلسلہ میں منسلک ہے۔

شعبان 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ قبیلہ بنوسعد بن بکر اور خیبر کے یہودیوں میں مسلمانوں کے خلاف باہم سرگوشیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ بنوسعد اہل خیبر کی اعانت میں اپنی طاقتوں کو جمع کر رہے ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی کمان میں صحابہ کا ایک دستہ روانہ فرمایا جو دن کو چھپتے اور رات کو سفر کرتے ہوئے فدک کے پاس پہنچ گئے جس کے قریب یہ لوگ جمع ہو رہے تھے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک بدوی شخص ملا جو بنوسعد کا جاسوس تھا۔ حضرت علیؓ نے اسے پکڑ کر قید کرلیا اور اس سے بنوسعد اور اہل خیبر کے حالات دریافت کئے۔ پہلے تو اس نے بالکل لاعلمی اور بے تعلقی کا اظہار کیا مگر آخر وعدہ معافی لے کر اس نے سارا راز کھول دیا اور پھر مسلمان لوگ اس شخص کو اپنا گائیڈ بنا کر اس جگہ کی طرف بڑھے جہاں بنوسعد جمع ہو رہے تھے اور اچانک حملہ کردیا۔ اس اچانک حملہ کی وجہ سے بنوسعد گھبرا کر میدان سے بھاگ نکلے اور حضرت علیؓ مال غنیمت لے کر مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے اور اس طرح یہ خطرہ وقتی طور پر ٹل گیا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 713 تا 716، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

(قسط-13)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر لاہور اور حضور پُرنور کا وصال

سیدنا حضرت اقدس کی بیماری کی خبر جہاں احمدی احباب کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے ملتی گئی اور جہاں حضور کے غلام اور فرشتہ سیرت لوگ تکلیف کی اطلاع پا پا کر عیادت اور خدمت کو جمع ہو رہے تھے اور دوائی درمن کے علاوہ دعاؤں میں لگے ہوئے تھے وہاں شیاطین اور ان کے چیلے چانٹوں کے کان میں بھی حضور پُرنور کی علالت کی اطلاعات پہنچ گئی تھیں اور حضرت کے خدام اور غلاموں کی دوڑ دھوپ کے باعث وہ لوگ حالت کی نزاکت کو بھانپ کر کثیر تعداد میں جمع ہو کر ہا ہو کے شور و شر، گالی گلوچ اور گندی بکواس میں مصروف تھے۔ وصال کی خبر پاتے ہی ان بدبخت، ننگ انسانیت غنڈوں نے جس غنڈہ پن کا مظاہرہ کیا اور جس طرح مکان پر حملہ آور ہوئے وہ خونخوار درندوں اور جنگلی بھیڑیوں کے حملہ سے کم نہ تھا۔ کمینگی، بزدلی، اور پست فطرتی کا جو مظاہرہ لاہور کی اس سیاہ دل ٹولی نے کیا اس کی نظیر شاید ہی دنیا نے کبھی دیکھی سنی ہوگی۔ ایسے ایسے سوانگ بھرے کہ ان کے ذکر سے کلیجہ مونہہ کو آتا ہے۔ ایسے ایسے آوازے کسے کہ ان کے خیال سے بھی دل خون ہوتا ہے۔ جنازہ نکالا، سیاپا کیا اور اپنے جنازے کا اپنے ہاتھوں مونہہ کالا کر کے ایسی حرکات کیں اور وہ اودھم مچایا کہ الامان والحفیظ! قصہ کوتاہ وہ دن ہم پر یوم احزاب سے کم نہ تھا۔ خطرہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ حملہ آوروں سے مکان کے اندر داخل ہو کر بے حرمتی کرنے کا خوف پیدا ہو گیا۔ چنانچہ دوستوں نے مشورہ کے بعد حضرت مولوی صاحب کی اجازت سے پولیس کی امداد طلب کی جس نے موقعہ پر پہنچ کر ڈنڈے سے ان غنڈوں کو منتشر کیا۔ جب جا کر یہ غول بیابانی کچھ گھٹا اور کم ہوا ورنہ وہ ہر لحظہ بڑھتا ہی جا رہا تھا مگر باوجود پولیس کے انتظام کے ایک حصہ دشمنوں کا لب سڑک کھڑا گالیاں دیتا، بکواس کرتا ہی رہا۔

اصحاب حل عقد نے حضرت مولوی صاحب کے مشورہ سے تقسیم عمل کر کے دوستوں کی ڈیوٹیاں لگا دیں تا کہ ضروری کام خوش اسلوبی اور تیزی سے انجام پذیر ہو سکیں اور یہ فیصلہ ہو گیا کہ شام کی گاڑی سے جنازہ قادیان کے لئے روانہ ہوگا۔ چنانچہ جماعتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کی اطلاعات کے خطوط اور تاروں کی ترسیل کا کام محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب انچارج ڈاک سیدنا حضرت اقدس کے سپرد ہوا۔ نعش مبارک کو ریل گاڑی کے ذریعہ بٹالہ لانے کے لئے حسب قاعدہ ریلوے طبی سرٹیفکیٹ کی ضرورت تھی کیونکہ بعض امراض سے فوت ہونے والوں کے متعلق ریلوے کا قانون ان کی لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت نہیں دیتا اور چونکہ ڈاکٹر صاحبان رات ہی سے حضور کے علاج کے متعلق سول سرجن اور بعض دوسرے بڑے بڑے انگریز ڈاکٹروں سے مشورے کرتے چلے آ رہے تھے لہٰذا مطلوبہ سرٹیفکیٹ کے حصول میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ گو سننے میں آیا تھا کہ دشمنوں نے اس مرحلہ پر بھی بڑی شرارت کی تھی تا کہ جنازہ قادیان نہ جا سکے اور لاش کی بے حرمتی ہوتی دیکھ کر وہ خوش ہوں۔ یہ خدمت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحبان کے ذمے لگائی گئی۔ غسل اور تجہیز و تکفین کی ڈیوٹی ڈاکٹر نور محمد صاحب اور محترم حکیم محمد حسین صاحب قریشی کو ملی۔ خاندان نبوت کے اراکین اور قافلہ کے سفر کی تیاری اور رخت سفر کا انتظام مجھ غلام اور حضرت میاں شادی خان صاحب مرحوم کے حصے آیا۔ علیٰ ہذا مال گاڑی کا ڈبہ اور سٹیشن پر کے انتظامات ریلوے کے بعض ان دوستوں کے سپرد ہوئے جن کا تعلق ریلوے سے تھا۔ اس طرح تقسیم عمل سے کام جہاں بطریق احسن انجام پذیر ہوئے وہاں جلدی بھی ہو گئے۔

سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک کے غسل میں حسب ذیل دوست شریک تھے۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ میاں شادی خان صاحب مرحوم۔ میر مہدی حسین صاحب اور خاکسار راقم الحروف عبدالرحمن قادیانی۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر جنازہ اندرونی سیڑھیوں کے راستہ اس مکان کے نچلے حصہ میں لے جایا گیا جہاں حاجی الحرمین حضرت مولوی نورالدین صاحب نے موجود الوقت دوستوں سمیت نماز جنازہ ادا کی۔ اس وقت بھی اس قدر ہجوم تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے مکان کا نچلا حصہ اندر باہر بالکل بھر گیا تھا بلکہ ایک حصہ دوستوں کا کوچہ میں کھڑا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بعض شریف غیر احمدی لوگ بھی نماز جنازہ میں شریک تھے۔ چنانچہ خلیفہ رجب دین صاحب کا یہ اعلان کہ

”آؤ لوگو! حضرت کا چہرہ مبارک دیکھ کر تسلی کر لو۔ کیسا نورانی۔ کتنا روشن اور کس قدر پاک صورت ہے۔ جن کو شبہ ہو وہ اپنا شک ابھی نکال لیں۔ پیچھے باتیں بنانا فضول ہوگا۔“ وغیرہ۔

اور درحقیقت اس اعلان کی ضرورت اشرار کی بدزبانی۔ الزام تراشی اور بعض بیہودہ بکواس کی وجہ سے پیش آئی۔ چنانچہ اس طرح دیر تک اپنے بھی اور پرائے بھی حضور کے چہرہ انور کی زیارت کرتے رہے۔ اپنے تو خیر پرائے بھی چہرہ اقدس کی زیارت کر کے بے ساختہ سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ پکار اٹھتے تھے۔ نماز جنازہ حضرت پر کئی بار لاہور میں پڑھی گئی۔ جوں جوں لوگ آتے رہے چند چند مل کر نماز جنازہ پڑھتے اور زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ بعض ہندو شرفاء بھی حضرت کے آخری درشن کو آئے اور مہا پرش۔ دیوتا۔ مہاتما اور اوتار وغیرہ کے الفاظ باآواز بلند کہتے ہوئے نذر اخلاص وعقیدت کے پھول چڑھا گئے۔ مکرم میاں مدد خان صاحب اور ایک دو اور دوستوں کی ڈیوٹی وہاں لگائی گئی تھی۔ جب سب انتظام درست ہو گئے تو حضور کی نعش مبارک کو سٹیشن پر لے جانے کی تیاری ہوئی۔ نماز ظہر وعصر دونوں جمع کی جا چکی تھیں۔ اس موقعہ پر پھر مخالف لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور سبّ وشتم کرنے لگے جس کی وجہ سے جنازہ لے کر نکلنا سخت مشکل تھا۔ کیونکہ مشتعل ومفسد ہجوم سے یہ خطرہ پیدا ہو چکا تھا کہ مبادا جنازہ پر حملہ کر کے بے حرمتی کا ارتکاب کریں اور یہ خطرہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ مجبوراً پولیس کی مدد حاصل کرنا پڑی جس کے نتیجہ میں آخر ایک انگریز پولیس افسر معہ خاصی تعداد کنسٹیبلان نے آ کر پھر ان لوگوں کو منتشر کیا اور ساتھ ہو کر جنازہ سٹیشن پر پہنچایا جہاں ایک متعصب ہندو بابو گیٹ کیپر کی شرارت کی وجہ سے جنازہ تھوڑی دیر رکا رہا مگر ایک کالے عیسائی نے آ کر اس بابو کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور جنازہ کو احترام کے ساتھ اندر لے جانے میں مدد کی۔

اس طرح سٹیشن پر تھوڑی دیر جنازہ اقدس کے رکے رہنے کی وجہ سے بھی بہتوں کا بھلا ہو گیا اور کئی لوگ زیارت سے مشرف ہوئے جن میں احمدیوں کے علاوہ ہندو شرفاء بھی تھے اور غیر احمدی بھی۔ جنازہ تابوت میں رکھ کر مخصوص گاڑی میں رکھا گیا جس کے ساتھ چند دوست سوار تھے مگر افسوس کہ ان کے نامی مجھے یاد نہیں۔ باقی خاندان نبوت کے اراکین اور خدام ومہمان مختلف گاڑیوں میں سوار تھے۔ گاڑی لاہور سے چھ بجے شام کے قریب چلی امرتسر کے بعض احمدی دوست بھی امرتسر سے ہمرکاب ہو گئے اور امرتسر سے چل کر دس بجے کے قریب گاڑی بٹالہ سٹیشن پر پہنچی جہاں گاڑی کے پہنچنے سے قبل بہت سے دوست بٹالہ، قادیان اور مضافات کے موجود تھے۔ لاہور سے بٹالہ تک احمدی احباب میں پیش آمدہ حالات ہی کا تذکرہ ہوتا چلا آیا الگ الگ بھی اور مل کر بھی۔ دوستوں نے جماعت کے مستقبل کے متعلق ذکر اذکار جاری رکھے حتیّٰ کہ خلافت کے انتخاب کا معاملہ بھی ایک طرح سے گاڑی ہی میں حل ہو گیا تھا اور جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے مجھے یاد نہیں کہ اس بارہ میں موجود احباب میں کوئی اختلاف ہوا ہو۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد اطہر ایک لکڑی کے تابوت میں تھا جس کے اندر کافی تعداد برف کی بھری تھی اور وہ پگھل پگھل کر پانی کے قطروں کی شکل میں تابوت میں سے گرتی تھی سید احمد نور صاحب کابلی جو قادیان سے بٹالہ پہنچے تھے، وفور محبت میں بے تاب گاڑی کے اندر ہی تابوت سے جا لپٹے اور یہاں تک بڑھے کہ تابوت سے گرنے والے قطرات ہاتھ میں لے لے کر پیتے رہے۔ تابوت کچھ دیر بعد گاڑی سے اتار کر پلیٹ فارم پر رکھ لیا گیا جس کے گرد حلقہ بگوش خدام نے محبت وعقیدت کا حلقہ بنایا اور پہرہ دیتے رہے۔

خاندان نبوت کی ”خواتین مبارکہ“ معصوم بچیاں اور بچے، شہزادے اور شہزادیاں بھی سب کے سب مردوں سے ذرا ہٹ کر اسی پلیٹ فارم کے ناہموار فرش پر جس کے کنکر پتھر کسی پہلو بھی چین نہ لینے دیتے تھے، کچھ دیر کے لئے لیٹ گئے اور ہم غلاموں نے جہاں پہرہ اور نگرانی کی خدمات ادا کیں وہاں سامان کی درستی اور یکے گاڑیوں پر بار کرنے کا کام بھی ساتھ ہی ساتھ کر لیا اور اس طرح قریباً تین بجے ستائیس مئی کی صبح کو یہ غمزدہ قافلہ کچھ آگے پیچھے ہو کر خدا کے برگزیدہ نبی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابوت کے ہمرکاب پورے ایک ماہ کی جدائی اور ”داغ ہجرت“ کے صدمات لئے قادیان کو روانہ ہوا۔ ستائیس اپریل 1908ء کو قادیان سے رخصت ہو کر پھر ستائیس مئی 1908ء کی صبح ہی کو قادیان پہنچا اور اس طرح خدا کے مونہہ کی وہ بات کہ ”ستائیس کو (ہمارے متعلق) ایک واقعہ۔ اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى“ پوری ہو کر رہی۔

(سیرتُ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 420 تا 424، مطبوعہ قادیان 2008)

۞۞۞۞

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں ۞ تو نے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں

تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں ۞ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِیْ

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

آپ کا کام ہے کہ اپنی حالتوں کو بہتر کریں، اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں، نمازوں کی طرف توجہ دیں، دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں
اس کے دین کو سیکھنے کی کوشش کریں، قرآن شریف پڑھیں، قرآن کریم کے حکموں پر عمل کریں اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کی باتیں دنیا میں پھیلانے کے لیے وقت نکالیں
یہ چیزیں ہیں جو خدام کو بھی اور ہر ایک کو کرنی چاہئیں

ہم اپنا کام نیک نیتی سے کریں اور جب وقت آئے گا تو دنیا کی توجہ آپ ہی دین کی طرف پیدا ہوگی
ابھی تو دنیا دین سے دُور ہٹ رہی ہے لیکن ہم اگر دین پر قائم رہیں اور مستقل لوگوں کو بتاتے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا جب دنیا کو خود توجہ پیدا ہوگی

اسرائیل اور فلسطین کے مابین معاملہ بہت خراب ہے یہ لوگ نہ صرف اپنے آپ کو نقصان میں ڈالنا چاہ رہے ہیں بلکہ ساری دنیا کو تباہ کر رہے ہیں
دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اس لیے ہمیں دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے دعا کرنی چاہئے
اور ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اللہ تعالیٰ طاقتور ممالک کو انصاف سے کام لینے کی صلاحیت اور عقل دے

اگر تم شیطان کے پیچھے چل کے برائی کرو گے تو تمہیں سزا ملے گی، جہنم میں جاؤ گے
اگر تم اچھے کام کرو گے، نبیوں کی باتیں مانو گے، نیک لوگوں کی باتیں مانو گے اور اللہ تعالیٰ کی باتیں مانو گے تو تمہیں reward دوں گا، جنّت میں بھیج دوں گا

جنّت کی نعمتیں اتنی اعلیٰ قسم کی ہوں گی کہ تم دنیا کی نعمتیں بھول جاؤ گے
دنیا کی نعمتوں کی اللہ تعالیٰ نے مثال تو دی ہے لیکن وہ صرف مثال کے طور پر ہے جنّت کی نعمتوں کا مقابلہ نہیں ہو سکتا

نیکیاں انسان کو جنّت میں شمار کر لیتی ہیں
اسی دنیا میں انعامات بھی ملتے ہیں وہ جنّت بن جاتی ہے اور اس دنیا میں جب انسان بہت ساری سزاؤں اور بیماریوں میں سے گزرتا ہے تو وہی جہنم بن جاتی ہے

انصاراللہ میں آ کر عمر تھوڑی رہ جاتی ہے اس لیے آپ کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

مورخہ 15 اکتوبر 2023ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کے ممبران کی آن لائن ملاقات ہوئی۔ حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ خدام و اطفال نے مسجد نور Wigoltingen سے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا جس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں شاملین کو مختلف امور پر حضور انور سے سوال کرنے کا موقع ملا۔

سب سے پہلے ایک طفل کو دو سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔ پہلا سوال یہ تھا کہ حضور سوئٹزرلینڈ کب تشریف لائیں گے؟

اس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ جب اللہ چاہے گا۔

اسی طفل کا دوسرا سوال یہ تھا کہ شیطان ہمیں غلط راستے کی طرف کیوں لے کر جاتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔ چور کیوں چوری کرتا ہے؟ اس لیے کہ اس کے دماغ میں غلط خیالات آتے ہیں، چوری کے خیالات آتے ہیں، اس کی صحیح تربیت نہیں ہوئی، اس لیے وہ چوری کرتا ہے۔ شیطان تو ہے ہی غلط راستے پر لے جانے والے کا نام۔ جو لوگوں کو غلط کاموں کی طرف لے جاتا ہے اس کا نام شیطان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی، انکار کیا، تو ابلیس بن گیا۔ تو شیطان کا نام ابلیس بھی ہے۔ جب وہ لوگوں کو غلط باتیں بتاتا ہے تو اس کا نام شیطان ہو گیا، وہ ایک ہی چیز ہے۔

شیطان نے اللہ میاں کو کہا تھا کہ لوگ تیری بات نہیں مانیں گے، نیکی کی باتیں نہیں کریں گے اور برائی کی طرف زیادہ جائیں گے۔ اللہ میاں نے کہا تھا کہ ٹھیک ہے مَیں نے انسان کو عقل دی ہے، اس کو بتایا ہے کہ کون سا کام اچھا ہے اور برائی کیا ہے۔ اگر وہ اچھے کام کریں گے اور میری بات مانیں گے تو مَیں ان کو انعام دوں گا۔ وہ میرے فرشتوں کی باتیں مانیں گے، نیکی کی باتیں مانیں گے، میرے نبیوں اور رسولوں کی باتیں مانیں گے تو مَیں ان کو انعام دوں گا اور اگر وہ تمہاری بات مانیں گے تو مَیں ان کو سزا دوں گا۔ اللہ میاں نے شیطان کو کہا تھا کہ قیامت کے دن میں تمہیں بھی جہنم میں ڈال دوں گا اور تمہارے سارے ساتھیوں کو بھی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے اور بتایا کہ یہ بری چیز ہے، یہ اچھی چیزیں ہیں۔ اگر تم شیطان کے پیچھے چل کے برائی کرو گے تو تمہیں سزا ملے گی، جہنم میں جاؤ گے۔ اگر تم اچھے کام کرو گے، نبیوں کی باتیں مانو گے، نیک لوگوں کی باتیں مانو گے اور اللہ تعالیٰ کی باتیں مانو گے تو تمہیں reward دوں گا، جنّت میں بھیج دوں گا۔

شیطان کا کام ہی ہمیں ورغلانا ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرو کہ اللہ میاں مَیں شیطان سے تیری پناہ میں آتا ہوں تاکہ تم لوگ شیطان سے بچ کے رہو۔ تم زیادہ سے زیادہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھا کرو اور شیطان کی باتیں نہ مانا کرو۔ کوئی بھی آدمی، بچہ، لڑکا اگر تمہیں کہتا ہے کہ بُرا کام کرو تو سمجھو کہ وہ شیطان ہے۔ تم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کے وہاں سے دَوڑ جاؤ کہ اللہ میاں مجھے اس شیطان سے بچا لے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ آج کل اسرائیل اور فلسطین کے مابین معاملہ بہت خراب ہے تو دنیا پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں پہلے ہی اس بارے میں بات کی ہے۔ دنیا پر جو اثر ہوگا وہ تو واضح ہے۔ یہ لوگ نہ صرف اپنے آپ کو نقصان میں ڈالنا چاہ رہے ہیں بلکہ ساری دنیا کو تباہ کر رہے ہیں۔ دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے یہ بات پھر یہاں پر نہیں رکنی بلکہ یہ مزید آگے بڑھے گی اور مزید ممالک اس میں شامل ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس جنگ میں نیوکلیئر ہتھیار بھی استعمال ہوں۔ اس لیے ہمیں دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے دعا کرنی چاہیے اور ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اللہ تعالیٰ طاقتور ممالک کو انصاف سے کام لینے کی صلاحیت اور عقل دے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا جنّت میں دنیا کی گزری ہوئی باتیں، یادیں اور رشتے یاد رہیں گے نیز جنّت میں کیسی زندگی ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جنّت میں کیسی زندگی ہوگی، یہ تو وہاں جنّت میں جا کر ہی پتا لگے گا۔ باقی دنیا میں گزری ہوئی باتیں بھول جاؤ گے۔ جنّت کی نعمتیں اتنی اعلیٰ قسم کی ہوں گی کہ تم دنیا کی نعمتیں بھول جاؤ گے۔ جو دنیا کی اچھی اچھی باتیں تھیں وہ بھی بھول جاؤ گے کیونکہ جنّت میں اس سے بھی بہت اعلیٰ قسم کی باتیں ہوں گی اور تمہیں صرف جنّت ہی جنّت یاد رہے گی۔ یہاں دنیا میں بھی جب تم کوئی اچھی چیز دیکھ لو تو پچھلی چیز چاہے جتنی مرضی اچھی ہو بھول جاتی ہے۔ اسی طرح جنّت میں بھی جا کے تم بھول جاؤ گے۔

جب تم سکول میں پڑھ رہے ہو، پچھلی کلاس میں اچھے نمبر لیتے ہو، تمہیں ایک سال تک یاد رہتا ہے کہ

مَیں نے اتنے اچھے نمبر لیے تھے اور اگلی کلاس میں جب تم جاتے ہو تو اس سے بھی اچھے نمبر لے لیتے ہو تو پھر تم بھول جاتے ہو کہ پچھلی کلاس میں کیسے نمبر تھے۔ تم ان نمبروں کو یاد رکھتے ہو جو تم نے نئی کلاس میں لیے تھے۔ تم اس بات پر خوش ہوتے ہو۔ اسی طرح جنّت میں بھی تم نئی نئی چیزیں، جنّت کی نعمتیں دیکھ کر خوش ہو جاؤ گے اور بھول جاؤ گے کیونکہ جنّت کی نعمتیں تو اتنی اونچی ہیں کہ دنیا کی نعمتوں کی اللہ تعالیٰ نے مثال تو دی ہے کہ یہ بھی ہوگا، یہ بھی ہوگا، لیکن وہ صرف مثال کے طور پر ہے، جنّت کی نعمتوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم ہر اجلاس میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کی خدمت کے لیے ہر دم تیار رَہیں گے، ہم روز مرہ کی زندگی میں اس عہد کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دین کیا ہے؟ دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو باتیں کہی ہیں ان کو ماننا۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ہیں اور کچھ بندوں کے حق ہیں۔ جب نماز کا وقت آئے گا تو ہم اپنی کھیلیں اور باقی کام چھوڑ کر سوائے اس کے کہ کوئی اشد مجبوری ہو جا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ نیک کام کرو، قرآن شریف پڑھو، تو ہم ناولیں پڑھنے اور ٹی وی پروگرام دیکھنے کی بجائے وقت نکالیں گے کہ روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بھی کریں۔ پھر قرآن شریف کے معنی جانیں اور اس کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر بندوں کے حقوق ہیں۔ اس میں ہم اچھے نیک کام کریں، کسی غریب کے کام آئیں، چیریٹی (charity) میں کام آئیں۔ پھر یہ ہے کہ ہم تبلیغ کریں، اپنے اخلاق بہتر کریں، اپنی حالتوں کو بہتر کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگیں اور تبلیغ کے لیے وقت نکالیں، پمفلٹ تقسیم کریں، اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم احمدی ہیں۔ اگر اچھے اخلاق ہوں گے تو لوگ خود تمہاری طرف توجہ کریں گے۔ اللہ میاں کہتا ہے کہ سچ کو قائم کرو۔ سچ بات کہیں گے، کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور جو برائیاں ہیں ان سے دُور رَہیں گے۔ شیطانی باتیں جو سکولوں میں بتائی جاتی ہیں تو تم اس وقت جس طرح مَیں نے پہلے بچے کو کہا تھا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کرو کہ اللہ میاں ان شیطانی باتوں سے ہم دُور رَہیں گے، ہم دین کو مقدم رکھنے والے ہیں۔ روز مرہ کی زندگی میں بھی یہ چیزیں اختیار کرو گے تو یہی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی بات ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ مختلف ممالک میں احمدیت کے پھیلنے کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی بشارات موجود ہیں۔ پیارے حضور سوئٹزرلینڈ میں اسلام اور احمدیت کے مستقبل کو کیسے دیکھتے ہیں اور اس حوالے سے ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا کام ہے کہ اپنی حالتوں کو بہتر کریں، اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں، نمازوں کی طرف توجہ دیں، دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں، اس کے دین کو سیکھنے کی کوشش کریں، قرآن شریف پڑھیں، قرآن کریم کے حکموں پر عمل کریں اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کی باتیں دنیا میں پھیلانے کے لیے وقت نکالیں۔ یہ چیزیں ہیں جو خدام کو بھی اور ہر ایک کو کرنی چاہئیں۔

ابھی پچھلے دنوں مَیں نے اجتماعات کے موقع پر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ سے عہد بھی لیا تھا، اس عہد پر ذرا غور کرو، بڑا تفصیلی عہد ہے۔ وہی آپ لوگوں کا مقصد اور مطمح نظر ہونا چاہیے، وہی آپ کا goal ہونا چاہیے، وہی آپ کے objective ہونے چاہئیں، اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

باقی اللہ تعالیٰ نے یہی کہا ہے کہ تمہارا کام کوشش کرنا ہے، تم اپنی کوشش میں دعائیں کرو اور دین کو پھیلانے کے لیے جس ذریعہ سے بھی تبلیغ کر سکتے ہو کرو۔ خواہ ذاتی دوستوں کو بتانے یا پمفلٹ تقسیم کرنے یا اجتماعی تبلیغ کرنے سے ہے۔ جس طرح بھی ہے تم اپنا کام کر سکتے ہو کیے جاؤ، باقی اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ کس کو ہدایت دینی ہے اور کس کے کام کو کہاں پھل لگانے ہیں۔

ہم اپنا کام نیک نیتی سے کریں اور جب وقت آئے گا تو دنیا کی توجہ آپ ہی دین کی طرف پیدا ہوگی۔ ابھی تو دنیا دین سے دُور ہٹ رہی ہے لیکن ہم اگر دین پر قائم رہیں اور مستقل لوگوں کو بتاتے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا جب دنیا کو خود توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ کرے گا اور وہ بریک تھرو (breakthrough) ہوگا جب لوگ پھر دین کی طرف توجہ کریں گے چاہے وہ سوئٹزرلینڈ ہو یا دنیا کے اَور ملک ہوں اس وقت پھر دنیا کو خود ہی پتا لگ جائے گا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا ابلیس کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے پہلے بھی جہنم موجود تھی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ آج سے مَیں جہنم بنا رہا ہوں تو تمہیں جہنم میں ڈالوں گا۔ جہنم تو موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پتا نہیں کب سے مخلوق بنائی؟ آدمؑ کا قصہ ہمارے سامنے ہے۔ اس آدمؑ سے پہلے بھی بہت سارے آدم پیدا ہوئے۔ ہمیں تو اپنے آدمؑ کی باتیں پتا ہیں جو چھ ہزار سال پہلے تھے۔ اس سے ہزاروں، اربوں سال پہلے بھی انسانیت تھی۔ تو ابلیس، شیطان اور جہنم کو پہلے بھی بنایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی سزائیں دیتا ہوگا جو بُرے کام کیا کرتے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں بھی جنّت اور جہنم ہیں۔ نیکیاں انسان کو جنّت میں شمار کر لیتی ہیں، اسی دنیا میں انعامات بھی ملتے ہیں وہ جنّت بن جاتی ہے اور اس دنیا میں جب انسان بہت ساری سزاؤں اور بیماریوں میں سے گزرتا ہے تو وہی جہنم بن جاتی ہے، تو اس کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو یہی کہا تھا کہ یہ آدم جو مَیں نے پیدا کیا ہے، جس کی ہسٹری (history) ہمیں پتا ہے، اس کے ماننے والے جب نیک کام کریں گے تو جنّت میں جائیں گے اور بُرے کام کریں گے تو جہنم میں جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں جہنم پہلے موجود تھی، تبھی تو اللہ میاں نے کہا کہ جہنم میں جائیں گے یعنی ان کو سزا ملے گی۔ جہنم کیا ہے؟ جہنم ایک جیل خانہ ہے، ایک سزا ہے یا کہہ لو کہ ایک ہسپتال ہے۔ جو بیمار ہیں ان کا وہاں علاج ہوگا اور جب وہ ٹھیک ہو جائیں گے تو وہ وہاں سے نکل جائیں گے۔ یا ایک جیل ہے، جس میں سزا ہے۔ کچھ عرصہ وہ اپنی برائیوں کی سزا کاٹیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ ایک وقت میں جہنم خالی اور جنّت بھر جائے گی۔

ایک خادم نے ان لوگوں کے حوالے سے دریافت فرمایا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے بادلوں میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا مختلف مادیات میں اس کے نشانات مشاہدہ کیے، کیا یہ تجربات اللہ کی طرف سے ہیں یا کسی کے تخیل کی پیداوار ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کو مادی شکل میں دیکھا جائے تو وہ محض ایک شکل ہوگی۔ مختلف لوگ اللہ تعالیٰ کو مختلف اشکال میں دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا ایک استعاراتی تصور ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کو مادی شکل میں نہیں دیکھ سکتے اور یہی اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے۔ لہٰذا یہ وہ طریقہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو پیغام دینا چاہتا ہے اور مختلف لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ مختلف اشکال میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جس طرح فرشتے کچھ لوگوں کے نزدیک فاختہ یا کبوتر کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض دوسروں پر وہ جسمانی شکل یعنی ایک انسان کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے تو ایک شخص آیا اور آپؐ کے بالکل قریب بیٹھ گیا اور مختلف سوالات کیے۔ آپؐ نے اس کے سوالات کا جواب دیا اور فرمایا کہ ہاں! تم ٹھیک کہتے ہو۔ اور جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ پھر صحابہؓ میں سے کچھ باہر نکلے اور یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ شخص گلی میں چل رہا ہے یا نہیں لیکن وہ اسے نہ دیکھ سکے۔

یہ بھی روایت ہے کہ ہندوستان کے ایک قصبہ میں کسی نے خواب دیکھا، جہاں کے لوگ بہت بدکردار اور بہت سی برائیوں میں ملوث تھے۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بالکل معذور ہے اور اسے بہت سی بیماریاں لاحق ہیں یعنی جذّام اور ہر طرح کی بیماریاں ہیں، اس شخص نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ وہ بیمار اور بدحال شخص بولا: مَیں اللہ ہوں، تو اس شخص نے پوچھا: تم اللہ کیسے ہو سکتے ہو؟ اللہ ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا: مَیں اس بستی کے لوگوں کا اللہ ہوں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی کوئی طاقت نہیں اور وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ وہ برائی کرتے ہیں، اچھی چیزوں کو ترک کر چکے ہیں اور بہت سی بری چیزوں میں ملوث ہیں۔ تو ان کے لیے یہ اللہ کی شکل ہے یعنی ان کے لیے اللہ کا یہ تصور۔ لیکن پرہیزگاروں کے لیے اللہ مختلف ہے۔

حضور انور نے وضاحت فرمائی کہ یہ محض ایک استعارہ ہے۔ اور فرمایا کہ کوئی شخص مادی طور پر اللہ کو نہیں دیکھ سکتا، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اللہ کو کسی خاص شکل میں دیکھا ہے تو درحقیقت اس نے ایک استعاری نظارہ دیکھا ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ اگر قرآن میں شفا یابی ہے تو ہم ادویات کو ہی کیوں زیادہ ترجیح دیتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تم دعا کرو، دعا میں بڑی طاقت ہے، مَیں شافی ہوں اور مَیں شفا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہہ دیا تو پھر تمہیں کسی چیز کی کیا ضرورت ہے؟ نہ دوائیاں استعمال کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ساتھ یہ بھی کہا اور یہ بھی شریعت اور دین کا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے لیے جو ذرائع بنائے ہیں، جو چیزیں پیدا کی ہیں ان کو استعمال کرو۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کہتا ہے کہ مَیں تمہیں رزق دیتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے تو تمہارے ابّا کیوں دفتر کام کرنے جاتے ہیں، کیوں جاب کرتے ہیں یا کیوں اپنا کاروبار کرتے ہیں یا کیوں لوگ ٹیکسی چلاتے ہیں، کیوں نوکریاں کرتے ہیں، کیوں ہوٹلوں میں کام کرتے ہیں؟ پیسے کمانے کے لیے ماں اور باپ بھی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ کس لیے کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں رزق دیتا ہوں تو وہ آپ ہی رزق دے دے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارے بچوں اور تمہیں بھی مَیں رزق دیتا ہوں، جانوروں کو بھی رزق دیتا ہوں، ہر ایک کو مَیں رزق دیتا ہوں تو پھر کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں روحانی شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری باتوں پر عمل کرو، اس کتاب میں جو میرے حکم ہیں ان پر عمل کرو، میری عبادت کرو اور جو مَیں نے حکم دیے ہیں ان پر عمل کرو، میرے بندوں کے حق ادا کرو تو تم روحانی طور پر صحت مند ہو جاؤ گے، ایک اچھے انسان بن جاؤ گے اور تم وہ انسان بن جاؤ گے جس کو اللہ تعالیٰ پھر جنّت میں لے کے جاتا ہے۔ تو شفا سے پہلی مراد روحانی شفا ہے۔

دوسرا یہ کہ احادیث میں آتا ہے کہ بعض صحابہؓ سورت فاتحہ کا دَم کیا کرتے تھے اور اس سے لوگوں کو شفا ہو جاتی تھی۔ ایک صحابی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس میں اللہ تعالیٰ کی ساری صفات موجود ہیں، اس لیے مجھے اچھی لگتی ہیں، مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں شفا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ تو جسمانی طور پر بھی شفا ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں علاج بھی کرنا چاہیے کیونکہ جو علاج کے طریقے ہیں یا دوائیاں ہیں یا دوائیاں بنانے کے لیے جو عقل ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔ اس لیے دی ہے تا کہ اس کو استعمال کرو۔ وہ بھی اللہ

تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ دعا بھی کرو اور اسباب بھی اختیار کرو جو طریقے ہیں ان کو بھی استعمال کرو۔ صرف دعا پر زور دینا اور اسباب کا استعمال نہ کرنا یہ بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کو آزمانے والی بات ہے اور صرف اسباب پر بھروسہ رکھنا اور دعا نہ کرنا یہ بھی غلط ہے کیونکہ پھر انسان شیطان کی طرف چلا جاتا ہے اور دہریہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمارا یہ کام ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں ہر ایک کو استعمال کریں۔

قرآن کریم تمہیں روحانی صحت اور نیکیوں کی طرف لے جانے کے لیے شفا ہے اور جب تم اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کے شفا پا جاؤ گے، صحت مند ہو جاؤ گے، تو پھر تم جنّت میں جانے والے ہو گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ پہلے مَیں نے مثال دی تھی کہ جہنم بھی ایک ہسپتال ہے جہاں علاج ہوتا ہے۔ سزائیں ملتی ہیں اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔ یا جیل ہے جس میں کچھ سزا کاٹ کر انسان چلا جاتا ہے۔ اگر تم روحانی طور پر صحت مند ہو گے تو تم جہنم میں نہیں جاؤ گے بلکہ سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ جہنم میں تمہارے علاج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کے علاوہ جسمانی طور پر بھی دعاؤں سے شفا ہے لیکن ساتھ ہی اللہ میاں کہتا ہے اسباب بھی استعمال کرو۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ نماز اور قربانی جیسی روزمرّہ چیزوں کے علاوہ آپ اپنی زندگی میں کس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ذکر الٰہی کرو، وہ کرنا چاہیے۔ اللہ کے حقوق ادا کرو اور بندوں کے حقوق ادا کرو، انہی چیزوں کو اہمیت دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق بھی قائم کیے ہیں، عبادت کرنا، اس کی باتوں پر عمل کرنا، اس کی شریعت پر عمل کرنا، رسولوں پر ایمان لانا، قیامت پر ایمان لانا، یہ ساری باتیں ہیں۔ اس کے بعد اللہ کہتا ہے کہ بندوں کے حق ادا کرو۔ اسی کو اہمیت دینی چاہیے۔ آپ بھی اسی کو اہمیت دیا کریں۔ مقصد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ دو باتوں سے خوش ہوتا ہے کہ اس کے اور اس کے بندوں کے حق ادا کیے جائیں۔ اگر انسان صرف نمازیں پڑھ رہا ہے اور بندوں کے حق ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نمازیں قبول نہیں کروں گا اور اگر بندوں کے حق ادا کر رہا ہے اور اللہ کے حق ادا نہیں کر رہا تو ایک نیکی کر رہا ہے، اس کا ثواب تو اس کو مل جائے گا، لیکن جو دوسری نیکی اللہ کے حق ادا کرنے کی ہے، اس سے محروم رہ جائے گا۔ اس لیے اصل مقصد تو اللہ کو خوش کرنا ہے اور اس کے لیے دونوں کام کرنے چاہئیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ حضور اپنی فیملی کے ساتھ وقت کیسے گزارتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مَیں اپنا وقت اسی طرح اور اسی انداز میں گزارتا ہوں جس طرح اب آپ لوگوں کے ساتھ گزار رہا ہوں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک شیعہ احباب کے بارہ ائمہ کا کیا مقام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ امام تھے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق موعود امام مہدی کی آمد بھی متوقع تھی، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت مسیح اور مہدی بن کر آئے ہیں، شیعہ احباب کو تو سب سے پہلے آپؑ کو قبول کرنا چاہیے۔ حضور انور نے ائمہ کے حوالے سے فرمایا کہ وہ صالحین تھے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ جوانی میں حضور کیا بننا چاہتے تھے؟

اس پر حضور انور نے مسکرا کر جواب دیا کہ مَیں وہ تو نہیں بن سکا جو مَیں چاہتا تھا۔ اس کی بجائے مجھے وہ بنا دیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مقدر کر رکھا تھا۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا انگوٹھی اور کڑا (کنگن) پہنا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ جہاں تک کڑا پہننے کا سوال ہے تو وہ عام طور پر خواتین زینت کے لیے پہنتی ہیں اور کبھی کبھار تعویذ کے طور پر بھی پہنا جاتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اسلام میں تعویذ کی ممانعت ہے نیز یہ کہ اسلام میں مرد کے لیے سونا پہننا جائز نہیں۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں سات آسمانوں کا ذکر ہے اور دریافت کیا کہ کیا ان آسمانوں میں ہم جیسی مخلوقات آباد ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سات آسمانوں کا تصوّر سات حفاظتی تہوں کی نشاندہی کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے انسانیت کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد کائناتوں کے امکان کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے ہر ایک میں ممکنہ طور پر مختلف صورتوں میں زندگی پائی جا سکتی ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم جماعتی کتب کو دل لگا کر کیسے پڑھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ میاں سے دعا کرو، اللہ میاں تمہیں دل لگا کر پڑھنے کی توفیق دے کیونکہ ان میں بڑی مشکل باتیں ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی دلچسپی اور fun نہیں ہوتا جس طرح آج کل تم لوگوں کو ڈراموں یا فضول قسم کی کہانیوں کی کتابوں میں ہے۔ نیکی کی باتیں ہوتی ہیں، اللہ اور رسولؐ کی باتیں ہوتی ہیں۔ اس لیے پہلے تو اللہ میاں سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ڈالے کہ تم ان کو پڑھ سکو پھر تمہیں سمجھ بھی آ سکے۔

پھر خدام الاحمدیہ اور مربی صاحب کو بھی چاہیے کہ آسان طریقے سے تم لوگوں کو سمجھائیں تا کہ تمہیں دلچسپی پیدا ہو۔ اب بہت ساری کتابیں جماعت نے آسان زبان میں چھاپی ہیں۔ اردو، انگلش اور جرمن میں بھی چھاپ رہے ہیں وہ پڑھو تو اس سے دین کے لیے دلچسپی پیدا ہو گی۔ اس طرح تم آہستہ آہستہ دل لگا کے پڑھنا شروع کر دو۔ پھر قرآن شریف میں بہت ساری باتیں ہیں، بہت ساری کہانیاں ہیں، ان کا ترجمہ پڑھو تو پھر تمہیں دلچسپی پیدا ہو گی۔ اس سے پھر تمہارے اندر پڑھنے کا مزید شوق پیدا ہو گا۔ پھر اس کے بارہ میں مزید تحقیق کرو تو تمہیں اور باتیں پتا لگ جائیں گی۔ بہرحال دین کو سیکھنے کے لیے سب سے بڑی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ شیطان تو یہی کہے گا کہ نہ پڑھو، دَوڑ جاؤ۔ اس لیے اللہ میاں سے دعا مانگو کہ وہ تمہیں پڑھنے کی توفیق دے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ اگلے تنظیمی سال سے مَیں مجلس انصار اللہ کا ممبر بننے جا رہا ہوں اس کے لیے مَیں اپنے آپ کو کیسے تیار کر سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو چالیس سال میں یہی نہیں پتا لگا کہ کس طرح تیار کرنا ہے؟ اگر آپ کو چالیس سال میں نہیں پتا لگا تو باقی پتا نہیں زندگی کتنی ہے، اس میں کیا پتا لگے گا؟ خدام الاحمدیہ کے پچیس سال اس لیے ملے تھے کہ آپ اپنے آپ کو تیار کریں۔ آپ کا کام تھا کہ آپ اللہ اور رسولؐ کی باتیں سنتے، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرتے اور اس کو سمجھتے۔

حضور انور نے موصوف سے استفسار فرمایا کہ کیا انہوں نے اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے کے موقع پر حضور انور کا خطاب سنا تھا؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بوجہ ادائیگی عمرہ وہ حضور انور کا خطاب نہیں سن سکے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دوران عمرہ صرف دنیاداری کی دعائیں مانگی تھیں یا دین کے لیے بھی دعائیں مانگی تھیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ دین و دنیا کی دعائیں مانگی تھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بس پھر جو دین و دنیا کی حسنات مانگی تھیں اس کی لسٹ قرآن شریف سے نکالیں اور قرآن شریف پر عمل کریں اور میرا خطاب بھی سن لیں اور اس میں دیکھ لیں کہ ہمارا بنیادی مقصد کیا ہے اور کس طرح ہم نے زندگی گزارنی ہے۔ پھر اس کے مطابق زندگی گزاریں۔

پچیس سال آپ کو ٹریننگ اس لیے دی گئی تھی کہ آگے انصار اللہ میں جائیں گے تو یہ کرنا ہے۔ انصار اللہ میں آ کر عمر تھوڑی رہ جاتی ہے اس لیے آپ کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ یہی آپ کر سکتے ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ چلو پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2023ء)

✡✡✡✡

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من وعن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ (ادارہ)

ایک عورت کو جس پر قتل کا الزام نہیں ہے قید کر کے ٹھنڈے لمحات میں قتل کرنا اور پھر قتل بھی اس طریق پر کرنا جو اس روایت میں بیان کیا گیا ہے یہ تو ایک بہت دور کی بات ہے
اسلام تو عین جنگ کے میدان میں بھی عورت کے قتل کو سختی کے ساتھ روکتا ہے

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10/جنوری 2025 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: کیا سریہ بنوفَزارہ میں اُمِّ قِرفہ کو مسلمانوں نے (نوذ باللہ) بے دردی سے قتل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب صحابہ نے اُمِّ قِرفہ سے سخت اور زیادہ خونی دشمنوں اور پھر مرد دشمنوں کو بھی کبھی اس طرح قتل نہیں کیا تو یہ خیال کرنا کہ زید بن حارثہ جیسے واقف کار صحابی کی کمان میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہوگا ہرگز قابل تسلیم نہیں ہوسکتا اس بات میں ہرگز کوئی شبہ نہیں رہتا کہ اُمِّ قِرفہ کے ''ظالمانہ قتل'' کا واقعہ ایک بالکل جھوٹا اور بے بنیاد واقعہ ہے جو کسی مخفی دشمن اسلام اور منافق کی مہربانی سے بعض تاریخی روایتوں میں راہ پا گیا ہے اور حق یہ ہے کہ اس سریّہ کی حقیقت اس سے بڑھ کر اَور کچھ نہیں جو مسلم اور ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

سوال: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ فرماتے ہیں: ایک عورت کو جس پر قتل کا الزام نہیں ہے قید کر کے ٹھنڈے لمحات میں قتل کرنا اور پھر قتل بھی اس طریق پر کرنا جو اس روایت میں بیان کیا گیا ہے یہ تو ایک بہت دور کی بات ہے۔ اسلام تو عین جنگ کے میدان میں بھی عورت کے قتل کو سختی کے ساتھ روکتا ہے۔

سوال: اس واقعہ کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کیا بیان کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا کہ ابن سعد نے ایک ایسے سریہ کا ذکر کیا ہے جس میں زید بن حارثہ امیر تھے۔ یعنی ابن سعد اس سریہ میں حضرت ابوبکر کی بجائے زید بن حارثہ کو امیر بیان کرتا ہے اور تفاصیل میں بھی کسی قدر اختلاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ مہم بنوفزارہ کی گو شاخ کے لیے تھی جو وَادِی الْقُریٰ کے پاس آباد تھے اور جنہوں نے مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ پر چھاپہ مار کر اس کا سارا مال واسباب چھین لیا تھا۔ اس مفسد گروہ کی روح رواں ایک بوڑھی عورت تھی جس کا نام امِ قِرفہ تھا جو اسلام کی سخت دشمن تھی۔ جب یہ عورت اس لڑائی میں پکڑی گئی تو زید کی پارٹی کے ایک شخص قیس نامی نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ اور ابن سعد اس قتل کا قصہ یوں بیان کرتا ہے کہ اس کے دونوں پاؤں دو مختلف اونٹوں کے ساتھ باندھے گئے اور پھر ان اونٹوں کو مختلف جہات میں ہنکایا گیا جس کے نتیجہ میں یہ عورت درمیان میں سے چِر کر دو ٹکڑے ہوگئی اور اس کے بعد اس بوڑھی عورت کی لڑکی سلمہ بن اکوع کے سپرد کر دی گئی۔

سوال: سریہ عبداللہ بن عتیکؓ کس کی طرف بھیجا گیا اور کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریہ عبداللہ بن عتیکؓ ہے ابورافع کی طرف تھا، یہ سریہ رمضان چھ ہجری میں ہوا۔

سوال: سریہ عبداللہ بن عتیکؓ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی کیا تحقیق ہے؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ: ابورافع کے قتل کے زمانہ کے متعلق روایات میں اختلاف ہے۔ بخاری نے زہری کی اتباع میں اسے معین تاریخ دینے کے بغیر مطلقاً کعب بن اشرف کے قتل کے بعد بیان کیا ہے جو بہرحال درست ہے اور غالباً ان واقعات کو متصل کر کے اس لیے بیان کیا ہے کہ ان کی نوعیت ایک سی ہے۔ طبری نے اسے 3ھ میں کعب بن اشرف کے واقعہ کے بعد رکھا ہے۔ واقدی نے 4ھ میں بیان کیا ہے۔ ابن ہشام نے بروایت ابن اسحاق اسے مطلقاً غزوہ بنوقریظہ کے بعد رکھا ہے جو اواخر 5ھ میں ہوا تھا اور اس طرح اسے اوائل 6ھ میں سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر ابن سعد نے صراحتاً 6ھ میں بیان کیا ہے اور عام مؤرخین نے ابن سعد کی اتباع کی ہے۔ واللہ اعلم

سوال: اسلام کس طرح کا مذہب ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسلام کے متعلق ہمیں اعتراف ہے کہ وہ ان جھوٹے جذبات کا مذہب نہیں ہے۔ وہ مجرم کو مجرم قرار دیتا ہے اور اس کی سزا کو ملک اور سوسائٹی کے لیے رحمت سمجھتا ہے۔ وہ ایک سڑے ہوئے عضو کو جسم سے کاٹ دینے کی تعلیم دیتا ہے اور اس بات کا اظہار نہیں کرتا کہ ایک متعفن عضو اچھے اور تندرست اعضاء کو خراب کر دے۔

سوال: کیا ابورافع کو خفیہ طور پر قتل کرنا صحیح تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابورافع کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں......

اصولاً اس قدر یاد رکھنا چاہیے کہ:۔

(1) اس وقت مسلمان نہایت کمزوری کی حالت میں چاروں طرف سے مصیبت میں مبتلا تھے اور ہر طرف مخالفت کی آگ شعلہ زن تھی۔ اور گویا سارا ملک مسلمانوں کو مٹانے کے لیے متحد ہو رہا تھا۔

(2) ایسے نازک وقت میں ابورافع اس آگ پر تیل ڈال رہا تھا جو مسلمانوں کے خلاف مشتعل تھی اور اپنے اثر اور رسوخ اور دولت سے عرب کے مختلف قبائل کو اسلام کے خلاف ابھار رہا تھا اور اس بات کی تیاری کر رہا تھا کہ غزوہ احزاب کی طرح عرب کے وحشی قبائل پھر متحد ہو کر مدینہ پر دھاوا بول دیں۔

(3) عرب میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی کہ جس کے ذریعہ دادرسی چاہی جاتی بلکہ ہر قبیلہ اپنی جگہ آزاد اور خود مختار تھا۔ پس سوائے اس کے کہ اپنی حفاظت کے لیے خود کوئی تدبیر کی جاتی اور کوئی صورت نہیں تھی۔

(4) یہودی لوگ پہلے سے اسلام کے خلاف برسرِپیکار تھے اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ کی حالت قائم تھی۔

(5) اس وقت ایسے حالات تھے کہ اگر کھلے طور پر یہود کے خلاف فوج کشی کی جاتی تو اس سے جان اور مال کا بہت نقصان ہوتا اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ جنگ کی آگ وسیع ہو کر ملک میں عالمگیر تباہی کا رنگ نہ پیدا کر دے۔

ان حالات میں صحابہؓ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست اور بجا تھا اور حالت جنگ میں جبکہ ایک قوم موت وحیات کے ماحول میں سے گزر رہی ہو اس قسم کی تدابیر بالکل جائز سمجھی جاتی ہیں اور ہر قوم اور ہر ملت انہیں حسبِ ضرورت ہر زمانہ میں اختیار کرتی رہی ہے۔

پوپ کا اسلام کے خلاف معترضانہ بیان اور اس پر جامع اور بھرپور تبصرہ

احمدیوں کو دعا کے ساتھ ہر ملک میں اس کے جواب بھی دینے چاہئیں

ہمارے تو یہی دو ہتھیار ہیں جن سے ہم نے کام لینا ہے، کسی اور ردّعمل کا نہ کبھی احمدی سے اظہار ہوا ہے اور نہ انشاء اللہ ہوگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15/ستمبر 2006 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: پوپ صاحب نے جرمنی میں ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران اسلام کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پوپ صاحب نے جرمنی میں ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران بعض اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی دوسرے لکھنے والے کے حوالے سے ایسی باتیں کی ہیں جن کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

سوال: حضور انور نے پوپ کی اس حرکت پر کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ پوپ سلجھے ہوئے انسان ہیں اور عالم آدمی ہیں اور اسلام کے بارے میں بھی کچھ علم رکھتے ہوں گے لیکن یہ بات کر کے انہوں نے بالکل ہی اپنی کم علمی کا اظہار کیا ہے۔ جس مسیح کی خلافت کے وہ دعویدار ہیں اس کی تعلیم پر چلتے ہوئے ان کو تو دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی، اس نے تو دشمن سے بھی نیک سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے ایک طرف تو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا گیا ہے (جیسا کہ مَیں نے کہا ہے) اور پھر ردّعمل کے طور پر جن کو جذبات پر کنٹرول نہیں ہے وہ ایسی حرکتیں کر جائیں گے جس سے مسلمانوں کے خلاف ان کو مزید Propaganda کا موقع مل جائے گا۔ دوسرے پوپ کے پیروکار اور مغرب میں رہنے والے لوگ جو اسلام کو شدت پسند مذہب سمجھتے ہیں ان کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف مزید نفرت پھیلے گی۔

سوال: حضور انور نے پوپ کے اعتراض کا کیا خلاصہ بیان فرمایا جو انہوں نے قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پوپ کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک مکالمہ پڑھا تھا جس کا متن ایک یونیورسٹی کے پروفیسر نے شائع کیا ہے اور یہ پرانا مکالمہ ایک علم دوست قیصر مینوئیل اور ایک فارسی عالم کے درمیان 1391ء میں انقرہ میں ہوا تھا اور پھر وہی عیسائی عالم اس کو تحریر میں لایا۔ کیونکہ یہ مکالمہ عیسائی عالم کی طرف سے شائع ہوا ہے اس لئے انہوں نے اپنی زیادہ بات کی ہے۔ اپنی ایمانداری کا تو یہیں پتہ لگ گیا کہ مسلمان عالم کی باتوں کا ذکر بہت کم ہے اور اپنی باتیں زیادہ کی ہیں۔ مَیں اپنے اس لیکچر میں ایک نکتے پر بات کرنا چاہوں گا اور وہ یہ کہ اس میں قیصر جہاد کا ذکر کرتا ہے اور قیصر کو یقینا علم تھا کہ مذہب کے معاملے میں اسلام میں جبر نہیں ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت 256 کا حوالہ دے رہے ہیں۔ قیصر یقینا قرآن میں مقدس جنگ یا جہاد سے متعلق بعد کی تعلیمات سے بھی واقف تھا۔ قرآن میں اس حوالے سے جو تفصیلات درج ہیں مثلاً اہل کتاب سے اور کفار سے مختلف قسم کا سلوک کیا جانا چاہئے۔ قیصر حیران کن تُرش الفاظ میں اپنے شریک گفتگو سے بنیادی سوال کرتا ہے اور اس پر مزید کہتا ہے کہ مذہب اور جبر کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ مجھے دکھاؤ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نئی چیز لے کر آئے ہیں۔ تمہیں صرف بُری اور غیر انسانی تعلیمات ہی ملی ہیں جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ ان کے لائے ہوئے مذہب کو تلوار کے زور سے پھیلایا جائے۔ اِنَّا لِلّٰہ۔

کیوں مذہب کو طاقت کے زور سے پھیلانا عقل کے خلاف ہے۔ یہ تعلیم خدا کی ذات اور روح کی ماہیت سے متصادم ہے۔ خدا کو خونریزی پسند نہیں اور عقل و عمل خدا کی ذات سے متصادم ہے۔ ایمان روح کا پھل ہے جسم کا نہیں۔ قیصر جس کی تربیت یونانی فلسفے کے تحت ہوئی تھی اس کے لئے مذکورہ بالا جملہ ایک واضح حقیقت ہے جب کہ اسلامی تعلیم کے مطابق خدا ایک مطلقاً ماورائیت کا حامل وجود ہے اور کسی ارضی کیٹیگری (Category) کا پابند نہیں حتیٰ کہ معقولیت کا بھی نہیں۔ اور پھر آگے فرانسیسی ماہر اسلامیات کے حوالے سے ابن حزم کی ایک بات quote کی ہے کہ کوئی شے خدا کو ہم پر سچ ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ اگر وہ چاہے تو انسان کو بت پرستی بھی کرنی پڑے گی۔

سوال: مزید کیا اعراض پوپ صاحب کے اسلام کے خلاف کئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پوپ صاحب لکھتے ہیں کہ کیا یہ عقیدہ کہ خدا خلاف عقل کام نہیں کرسکتا یہ یونانی عقیدہ ہے یا یہ ازلی اور فی ذاتہ ایک حقیقت ہے۔ میرے خیال میں یہاں یونانی فکر کی یا خدا پر ایسے ایمان کی جو بائبل پر مبنی ہو آپس میں گہری مطابقت نظر آتی ہے۔

سوال: ہمیں اسلام کی سچائی کو سامنے لانے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کو دعا کے ساتھ ہر ملک میں اس کے جواب بھی دینے چاہئیں۔ ہمارے تو یہی دو ہتھیار ہیں جن سے ہم نے کام لینا ہے، کسی اور ردّعمل کا نہ کبھی احمدی سے اظہار ہوا ہے اور نہ انشاء اللہ ہوگا۔

سوال: کیا آنحضرت ﷺ نے جبراً اسلام میں لوگوں کو داخل کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے جبر کیا۔ آپ کو تو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی منافقت سے اسلام قبول کرے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک کافر قیدی پیش ہوا اور اس نے آپ سے عرض کی کہ مجھے قید کیوں کیا گیا ہے، مَیں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اب نہیں پہلے اسلام لاتے تو ٹھیک تھا، اب تم جنگی قیدی ہو اور رہائی حاصل کرنے کے لئے مسلمان بن رہے ہو۔ آپ نے اس کو جبر سے مسلمان بنانا نہیں چاہا۔ آپ تو چاہتے تھے کہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں۔ چنانچہ بعد میں اس قیدی کو دو مسلمانوں کی آزادی پر آزاد کردیا گیا۔

سوال: اسلام جنگ کا حکم کن حالات میں دیتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسلام میں جنگوں کا حکم صرف اُس وقت تک ہے جب تک دشمن جنگ کر رہا ہے یا فتنے کے حالات پیدا کر رہا ہے۔ جب حالات ٹھیک ہو جائیں اور فتنہ ختم ہو جائے تو فرمایا تمہیں کوئی حق نہیں کہ جنگ کرو۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔ یعنی اے مسلمانو! تم اُن کفار سے جنگ کرو جو جنگ کرتے ہیں، اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور ہر شخص اپنے خدا کے لئے (نہ کسی ڈر اور تشدد کی وجہ سے) جو دین بھی چاہے رکھ سکے۔ اور اگر یہ کفار اپنے ظلموں سے باز آجائیں تو تم بھی رک جاؤ کیونکہ تمہیں ظالموں کے سوا کسی کے خلاف جنگی کارروائی کرنے کا حق نہیں ہے۔

سوال: غیر مسلموں کا الزام ہے کہ زبردستی مذہب تبدیل کرتے تھے اس بارے میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غیر مسلموں کا الزام ہے کہ زبردستی مذہب تبدیل کرتے تھے تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جو ان باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم دیکھ ہی آئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کیا تھی۔ ایک واقعہ کا ذکر ہے، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا جو کسی لفظی یا عملی معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے وہ علاوہ اس دنیا کی سزا کے، قیامت کے دن بھی جنت کی ہوا سے محروم رہے گا۔

سوال: آپ کے خلفاء کا غیر مسلموں سے کیا سلوک تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پھر آپ کے خلفاء کا کیا طریق تھا۔ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے میں سختی کی جارہی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ فوراً رک گئے اور غصہ کی حالت میں دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہ لوگ جزیہ ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی طاقت نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان پر وہ بوجھ ڈالا جائے جس کی یہ طاقت نہیں رکھتے، انہیں چھوڑ دو۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے عذاب کے نیچے ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کو جزیہ معاف کردیا گیا۔

۞۞۞۞

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18؍دسمبر 2024ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرمہ امۃ الحفیظ فردوس صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب مرحوم

(کرائیڈن۔ یوکے)

15؍دسمبر 2024ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم چودھری عبدالغنی صاحب درویش قادیان کی بیٹی اور مکرم بدرالدین عامل صاحب درویش قادیان کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ پاکستان میں گوجرہ سے تعلق تھا۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک خاتون تھیں۔ 2011ء میں یوکے آئیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ شمیم متین صاحبہ کو مجلس پرلی میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری مبشر احمد صاحب

(کراچی)

14؍نومبر 2024ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، اچھے اخلاق کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم مرزا ناصر احمد صاحب

ابن مرزا محمد اشرف صاحب

(بریمپٹن کینیڈا)

18؍اکتوبر 2024ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے والد مرزا محمد اشرف صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں احمدیت قبول کی۔ آپ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے بھتیجے اور داماد تھے۔ لمبا عرصہ بینک میں ملازمت کی اور اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ پیشہ ورانہ امور بڑی دیانت داری سے ادا کیے اور اپنے اعلیٰ اخلاق اور دوستانہ طبیعت کے باعث سب ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرتے رہتے۔ مرحوم نے راولپنڈی میں نائب امیر کے علاوہ پاکستان اور کینیڈا میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل آڈیٹر اور انصار اللہ کے ریجنل ناظم تعلیم کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، نرم دل، سادہ مزاج، ہمدرد مخلص اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے وفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا اور خلیفۃ المسیح کے ہر ارشاد پر پورے خلوص اور دیانتداری سے عمل کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم کامران امجد چودھری صاحب

ابن مکرم محمد امجد چودھری صاحب

(بوسٹن امریکہ)

14؍اکتوبر 2024ء کو ایک کار حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔ آپ ناظم صحت جسمانی کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ نمازوں کی پابندی کرتے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں کو ترجیح دیتے۔ ہر ایک سے بہت ادب اور خوش دلی سے ملتے اور بڑے فرمانبردار نوجوان تھے۔ گھر میں سب بہن بھائیوں میں سے بڑے تھے اور پڑھائی میں ان کی مدد کرتے تھے۔ آپ نے بائیو کیمسٹری میں ڈگری حاصل کر کے ریسرچ میں جاب شروع کی تھی اور اگلے سال PhD کرنے کا ارادہ تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور تین بھائی شامل ہیں۔

(4) مکرم رانا محمود احمد صاحب

(پنشنر تحریک جدید۔ ربوہ)

23؍نومبر 2024ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری محمد اسماعیل صاحب نمبردار رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ مرحوم وکالت مال اوّل میں بطور انسپکٹر تحریک جدید کے علاوہ دفتر کمیٹی آبادی میں ملازمت کرتے رہے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، بڑے پرہیزگار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنے محلہ میں لمبا عرصہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے بے انتہا عشق کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم حافظ رضوان احمد صاحب کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ کے والد تھے۔

(5) مکرمہ انیلہ عاقل صاحبہ

اہلیہ مکرم جاوید نذیر مانگٹ صاحب

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین کی خدمت اور ملک و قوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔“

(پیغام برموقع نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

(کینیڈا)

20/فروری 2024ء کو 46 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت لنگر خان صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی تھیں۔ مرحومہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، ہمدرد، ملنسار مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ گاؤں میں احمدی اور غیر احمدی خواتین اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ پاکستان میں اپنے محلہ میں سیکرٹری ناصرات کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

✡✡✡✡

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 دسمبر 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم اللہ رکھا صاحب مرحوم

(آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال حال ڈیئر پارک۔یوکے)

16/دسمبر 2024ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت سائیں سندر صاحب رضی اللہ عنہ (آف چندر کے منگولے) کی نواسی اور حضرت بھاگ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کے ساتھ گہری عقیدت رکھنے والی، بڑی نیک، مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ گھر میں MTA لگا کر بڑی باقاعدگی سے خطبات سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم عدیل احمد خاور صاحب ......اور دوسرے نواسے مکرم حامد اللہ ناصر صاحب (واقف زندگی) ایم ٹی اے انٹرنیشنل یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ عزیزہ بشریٰ احمد صاحبہ

اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب

(Erkenschwick جرمنی)

13/اکتوبر 2024ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، اچھے اخلاق کی مالک، پردہ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ لجنہ کی ایک فعال رکن تھیں اور اپنے حلقہ میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم Malik Jacques Bogris صاحب۔

یک بوگریس

(گوادے لوپ)

13/نومبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے بیعت تو 2008ء میں کی تھی مگر جماعت سے کوئی خاص تعلق نہ رکھا۔ پھر 2021ء کے آخر میں دوبارہ جماعت سے رابطہ کیا اور کئی ماہ تک سوال و جواب کرتے رہے۔ اس کے بعد رمضان کے مہینہ میں مرحوم نے اظہار کیا کہ اب میرے دل کو پوری تسلی ہوگئی ہے۔ 2023ء میں مرحوم کو جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے کی توفیق ملی جس میں مرحوم نے تجدید بیعت بھی کی اور حضور انور سے شرف ملاقات بھی نصیب ہوا۔ مرحوم نہایت شگفتگی سے بات کرتے تھے۔ نرم دل کے مالک تھے۔ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ پڑھے لکھے تھے۔ پیشے کے لحاظ سے آرکیٹیکٹ تھے۔ گوادے لوپ میں مسجد بنانے کی بہت خواہش تھی اور اس کے لیے انہوں نے مسجد کے architecture plans بھی تیار کیے ہوئے تھے۔ ان کو دین سیکھنے کا بھی بہت شوق تھا اور مربیان سے ہمیشہ دینی سوال پوچھا کرتے تھے۔

(3) مکرم چودھری فیاض الدین جہانگیر صاحب

ابن مکرم نور الدین جہانگیر صاحب

(واپڈا ٹاؤن لاہور)

10/ستمبر 2024ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مولوی غلام حسین صاحب کے پوتے تھے جن کے ذریعہ آپ کے ددھیال میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ مرحوم لمبا عرصہ سیکرٹری مال ساہیوال شہر رہے۔ آپ کا گھر 23 سال تک نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ مرحوم کا جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ عبادت گزار، باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے ایک نیک، مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے۔ بچوں کی اچھی تربیت کی اور باقاعدگی سے انہیں نماز اور چندہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حسب توفیق ضرورت مندوں کی مدد کرتے۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم نسیم احمد صاحب

ابن مکرم چودھری عبد السلام صاحب مرحوم

(ڈگری گھمناں پسرور۔سیالکوٹ)

19/ستمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت چودھری اسماعیل خاں صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم کو سیکرٹری مال، صدر جماعت اور امیر حلقہ ڈگری گھمناں کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے 40 سال سے زائد عرصہ بطور ٹیچر گورنمنٹ سکول ملازمت کی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے غیر از جماعت دوست احباب کو ربوہ لاتے اور اس طرح بہت سے احباب کی جماعت میں شمولیت کا باعث بنے۔ آپ نے اپنے دورِ صدارت میں حلقہ میں دو مساجد بھی تعمیر کروائیں۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ روحانی خزائن کے متعدد دور مکمل کر چکے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 5 بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم صوفی عبد المجید صاحب

ابن مکرم امام دین صاحب مرحوم

(بھابڑہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

19/اکتوبر 2024ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پاکستان آرمی میں بھرتی ہوئے۔ 1971ء کی جنگ میں بنگلہ دیش میں لڑتے ہوئے قید ہو گئے۔ 6 ماہ قید رہنے کے بعد رہا ہو کر واپس پاکستان آئے۔ سب کو معلوم تھا کہ آپ احمدی ہیں اس کے باوجود آپ سے لوگ قرآن کریم سیکھتے اور آپ کی امامت میں نماز بھی ادا کرتے رہے۔ آپ کو ضلع کوٹلی میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ بھابڑہ جماعت کے صدر کے طور بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

✡✡✡✡

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمیشہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کے ساتھ منسلک رہیں اور وفا کا تعلق رکھیں“

(خصوصی پیغام جلسہ سالانہ ہنڈوراس 2020ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ✡ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ✡ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA

Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096

طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیس)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ دس شرائط بیعت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں، یاد رکھیں کہ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے
ایک احمدی مسلمان کو اپنا ایمان زندہ رکھنے کے لیے ہر ایک شرط بیعت پر غور کرتے رہنا چاہئے
یہ شرائط بیعت آپ کی زندگی کے ہر مرحلے میں رہنما ہونی چاہئیں

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی تربیت کے معیار کو بلند کرنے اور اپنی استعدادوں اور قابلیتوں کو استعمال کر کے اپنی روحانی حالت کو ترقی دے کر اس معیار تک لے جائیں جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے افراد جماعت سے توقع کی ہے

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں
خلیفۃ المسیح کے ساتھ قریبی تعلق قائم رکھنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ اس کے وفادار رہیں
نیز ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھا کریں اور اپنی فیملی اور خاص طور پر بچوں کو بھی ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالیں
بالخصوص آپ کو چاہئے کہ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سُنیں اور میرے تمام ہدایات اور نصائح پر عمل کریں

آپ کو حکمت عملی سے منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور سویڈن کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کے لئے نئے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بتیسویں جلسہ سالانہ سویڈن 2024ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام کا اُردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ سویڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 21/اور 22/ستمبر 2024ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جلسہ غیر معمولی برکات حاصل کرنے والے اور ہمارے مذہب اسلام کی خوبصورت تعلیمات اور ہمارے محبوب رسول محمد ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں اپنے علم اور عرفان میں ترقی کرنے والے ہوں۔

جیسا کہ ہر احمدی مسلمان کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ کا انعقاد جس کے لیے آپ لوگ جو ایک بار پھر جمع ہوئے ہیں مادی فائدہ اور تفریح کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد اس کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانا اور اپنی اخلاقی حالتوں کو بہتر کرنا ہے۔ یہ منفرد قسم کا جلسہ ہمیں اپنے دلوں اور دماغ کو پاک کرنے اور اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ نتیجۃً ہم زیادہ تقویٰ شعار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ یہی وہ نقطہ نظر ہے جسے شاملین جلسہ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار 27/دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 361 ایڈیشن 2019ء)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ دس شرائط بیعت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنا ایمان زندہ رکھنے کے لیے ہر ایک شرط بیعت پر غور کرتے رہنا چاہیے۔ یہ شرائط بیعت آپ کی زندگی کے ہر مرحلے میں رہنما ہونی چاہئیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھالیں اور اپنے روزمرہ کے اعمال اور کاموں پر غور وفکر کریں اور جائزہ لیتے رہیں، تو آپ دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب پیدا کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 62۔ ایڈیشن 2022ء)

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی تربیت کے معیار کو بلند کرنے اور اپنی استعدادوں اور قابلیتوں کو استعمال کر کے اپنی روحانی حالت کو ترقی دے کر اس معیار تک لے جائیں جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے افراد جماعت سے توقع کی ہے۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ قریبی تعلق قائم رکھنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ اس کے وفادار رہیں۔ نیز ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھا کریں اور اپنی فیملی اور خاص طور پر بچوں کو بھی ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالیں۔ بالخصوص آپ کو چاہئے کہ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سُنیں اور میری تمام ہدایات اور نصائح پر عمل کریں۔

میں آپ کی توجہ تبلیغ کی ذمّہ داریوں کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں جو ہر احمدی مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ آپ کو حکمت عملی سے منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور سویڈن کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کے لئے نئے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں۔ میں آپ کو اپنے ایک سابقہ خطاب کے وہ الفاظ یاد کراتا ہوں جہاں میں نے جماعت کے افراد کو مندرجہ ذیل نصیحت کی تھی۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ اسلام کی سچائی کو پھیلائیں اور اس کے پُرامن پیغام کو دُنیا کے کونے کونے تک پھیلائیں۔ پس لوگ قبول کریں یا نہ کریں، ہمیں اپنے عزم میں کبھی بھی سُست نہیں ہونا چاہئے تاکہ دُنیا کے ہر مُلک کے ہر بندے تک اسلام کا پیغام پہنچ جائے۔ یہ بہت عظیم کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سونپا ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بیلجیم 17 اگست 2018ء)

اس لئے آپ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے انتھک محنت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اس جلسہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں ایک حقیقی تبدیلی پیدا فرمائے اور تقویٰ اور اخلاق اور نیک اعمال میں بڑھائے اور خدمت دین اور انسانی ہمدردی کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2024ء)

❀❀❀❀

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15/فروری 2025ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ سائرہ نوید صاحبہ بنت مکرم فرید احمد نوید صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) ہمراہ مکرم احتشام احمد عارف صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم جرار عارف صاحب
(2)	مکرمہ تحسین احمد ندیم صاحبہ بنت مکرم فہیم احمد ندیم صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ولید احمد صاحب (مربی سلسلہ دفتر PS اسلام آباد۔ یوکے) ابن مکرم سعید احمد صاحب
(3)	مکرمہ مناہل خان صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم ثناء اللہ خان صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم راویل احمد ڈوگر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمود احمد صاحب (کینیڈا)
(4)	مکرمہ صوفیہ صنوبر شاہ صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم شعیب احمد شاہ صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم انتصار احمد قمر صاحب ابن مکرم امتیاز احمد قمر صاحب (کینیڈا)
(5)	مکرمہ سویرا احمد صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد چٹھہ صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ڈاکٹر رابیل احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حامد محمود صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

بقیہ وصایا از صفحہ نمبر 19

2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 50 گرام۔ حق مہر -/1,500 روپے نیپالی کرنسی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اکبر الامۃ : سنتا خاتون گواہ : متین الرحمان

مسل نمبر 12216: میں کوثر جہاں زوجہ مکرم نذیر الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ساتھی مارگ منڈی کاٹھمانڈو مستقل پتہ: پھلوریہ پرسہ کڈھی 7 پرسنہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر -/15,500 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نذیر الحق الامۃ : کوثر جہاں گواہ : متین الرحمان

مسل نمبر 11217: میں سبیقہ خاتون بنت مکرم سمین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 31 دسمبر 2006ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دھرن سنساری نیپال مستقل پتہ: پرسونی بھاٹا پارسا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/320 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سمین احمد الامۃ : سبیقہ خاتون گواہ : متین الرحمان

مسل نمبر 12218: میں عتیقہ خاتون بنت سمین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 31 دسمبر 2006ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: پوکھارا کاسکی نیپال مستقل پتہ: پروسانی بھاٹا پرسا نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/320 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین احمد الامۃ : عتیقہ خاتون گواہ : متین الرحمان

مسل نمبر 12219: میں لبیبہ خاتون بنت مکرم سمین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 31 دسمبر 2006ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: پوکھارا کاسکی نیپال مستقل پتہ: پروسانی بھاٹا پرسا نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 23 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین الرحمان الامۃ : لبیبہ خاتون گواہ : سمین احمد

مسل نمبر 12220: میں شیخ مناف احمد ولد مکرم شیخ جمیل اختر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدور تاریخ پیدائش 14 نومبر 1989ء پیدائشی احمدی ساکن: پھلوریہ، پرسہ، نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رحمت اللہ احمد العبد : شیخ مناف گواہ : متین الرحمٰن

شادی کارڈ پر اسراف

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے دعوت نامہ تو......ایک روپئے میں بھی چھپ جاتا ہے، یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Pence) میں چھپ جاتا ہے، تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی لیکن بلا وجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے صرف پچاس روپئے میں، اب یہ صرف پچاس روپئے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپئے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپئے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہوجاتا ہے۔‘‘ (خطبات مسرور، جلد 3، صفحہ 334، مطبوعہ قادیان 2006)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اعلان دُعا

مکرم جاوید احمد صاحب آف جیند شہر صوبہ ہریانہ کے بڑے بھائی مکرم لیاقت احمد صاحب سورائز کی تکلیف میں کافی عرصہ سے مبتلاء ہیں۔ قارئین بدر سے مکمّل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

والسلام/ خاکسار

آزاد حُسین (انسپکٹر ہفت روزہ بدر)

130 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2025ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 130 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2025ء کیلئے مورخہ 26، 27، 28 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

هوالشافی
N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

SK.KHALID AHMED
Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا : شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12205: میں افتخار احمد ولد مکرم آئی آر انصار صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 12 جون 2001ء پیدائشی احمدی ساکن: Peedikayil مہدی منزل کولا پورم ویلا کوڈی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: یکم جنوری 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان نصیر العبد : افتخار احمد گواہ : آئی آر انصار

مسل نمبر 12206: میں عادل شاہ پی ولد مکرم ناصر احمد پی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 26 مئی 2001ء پیدائشی احمدی ساکن: احمدیہ مسلم مشن موریا کنی پوسٹ آفس تھریو یزنکو ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جون 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ایک ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امیر علی ٹی العبد : عادل شاہ پی گواہ : پی نوشاد

مسل نمبر 12207: میں سیدہ امۃ المنیر زوجہ مکرم محمد ہارون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالانوار جنوبی قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2023ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) زمین رقبہ پانچ مرلہ واقعہ سول لائن قادیان خسرہ نمبر 64/122/1/1 (دستاویز منسلک ہیں) (2) زیور طلائی: 2 جوڑی کان کے پھول 6.550 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 3.110 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/10,000 روپے اداشدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قمر الحق خان الامۃ : سیدہ امۃ المنیر گواہ : محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 12208: میں سلمہ بانو زوجہ مکرم جہانگیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1988ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ محمود قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد انگوٹھیاں، ایک عدد ہار 8.87 گرام، چار عدد بالیاں۔ حق مہر -/30,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد بٹ الامۃ : سلمہ بانو گواہ : رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 12209: میں شمیدہ ایم پی زوجہ مکرم محمد ریاض صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 16 ستمبر 1987ء تاریخ بیعت: 1991ء ساکن: سیدہ ولا کو یاڈ نچل کوڈالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 پاون 48 گرام 22 کیریٹ جس میں حق مہر شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد طلحہ ایم پی الامۃ : شمیدہ ایم پی گواہ : کنیتھا

مسل نمبر 12210: میں Amal Chunkasseril زوجہ مکرم مبارک احمد ٹی کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ بنک کلرک عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن دیا نز دا حمدیہ مسلم مسجد پاڈا نا ئرتھ کرونا گا پلی کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 227 گرام 22 کیریٹ جس میں سے 32 گرام حق مہر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/61,589 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اجیتھ کے الامۃ : Amal Chunkasseril گواہ : مبارک احمد ٹی کے

مسل نمبر 12211: میں افسانہ خاتون بنت مکرم عبد الباسر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 27 نومبر 2003ء پیدائشی احمدی ساکن: جماعت سلکھپور نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین الرحمان الامۃ : افسانہ خاتون گواہ : سجاد احمد شاہ

مسل نمبر 12212: میں ہاجرہ خاتون بنت مکرم محمد حیدر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 20 مارچ 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: کوشی کھنار سنساری نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 30 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید سراج احمد الامۃ : ہاجرہ خاتون گواہ : متین الرحمان

مسل نمبر 12213: میں نوربانی خاتون زوجہ مکرم محمد امیر راؤت گدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2011ء ساکن سلکھپور مورنگ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گرام۔ زیور نقرئی: 100 گرام۔ حق مہر -/15,000 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین الرحمان الامۃ : نوربانی خاتون گواہ : محمد امیر راؤت گدی

مسل نمبر 12214: میں امرُ الخاتون زوجہ مکرم موہن راؤت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 31 دسمبر 1993ء پیدائشی احمدی ساکن: ساتھی مارگ منڈی کٹار کاٹھ مانڈو نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گرام 24 کیریٹ۔ حق مہر -/41,000 روپے نیپالی کرنسی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : موہن راؤت الامۃ : امرالخاتون گواہ : سلیم احمد

مسل نمبر 12215: میں ستا خاتون زوجہ مکرم محمد اکبر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن سلکھپور مورنگ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 03-10 April - 2025 Issue. 14-15

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

رمضان المبارک کے اختتام کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو زرّیں نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/ مارچ 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس رمضان میں سے گزرے، اور آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُس نے ہم میں سے اکثر کو روزے رکھنے اور عبادات کی توفیق دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے کہ صرف رمضان کے روزے رکھنے اور عبادات سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ تم نے مستقل میرے عابد بننا ہے۔ پس جن لوگوں کو اس رمضان میں عبادات کی توفیق ملی ہے ان کا اب یہ فرض ہے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں، اس کے لیے دعا بھی کریں اور کوشش بھی۔

جس طرح رمضان اہم ہے، اسی طرح ہر نماز اور جمعہ اہم ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے تو بابرکت ہے، ایسا نہیں! ہر جمعہ اہم اور بابرکت ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھیجا اور ہمیں انہیں ماننے کی توفیق ملی ہے، آپؑ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ کس طرح ہم ایک اچھے مومن اور آنحضرت ﷺ کے ایک اچھے امتی بن سکتے ہیں۔ آپؑ ایک موقعے پر فرماتے ہیں کہ مَیں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم میری اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا، اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

فرمایا: مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے کشتی نوح، اس کتاب کو بار بار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو پاک ہو گیا، جب اس پر عمل کرو گے تب ہی فائدہ ہو گا۔ ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہیں، مگر کیا درحقیقت وہ ایسے ہیں؟ کیا وہ حق رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے امتی کہلا سکیں؟ ہرگز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر پورا عمل کرے۔

آپؑ نے فرمایا کہ اس جماعت میں اگر داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ جماعت میں داخل ہونے کے بعد تکلیفیں بھی پہنچتی ہیں۔ اگر تکلیفیں نہ پہنچیں تو ثواب کیونکر ہے۔

پیغمبرِ خدا ﷺ نے مکّے میں تیرہ برس تک دکھ اٹھائے اور تمہیں تو پتا ہی نہیں کہ اس زمانے کی تکلیفیں کیا تھیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ تکلیفیں تو پہنچتی ہی ہیں مگر جب یہ تکلیفیں آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کو پہنچ رہی تھیں اس وقت بھی آنحضرت ﷺ نے صبر کی تعلیم دی۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ آخر دشمن فنا ہو گیا۔ تم دیکھو گے کہ یہ جو شریر لوگ ہیں، یہ اُس وقت نظر نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اس جماعت کو دنیا میں پھیلائے گا، یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب جماعت وسیع ہو جائے گی تو یہ خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ یہی دنیا میں اُصول رہا ہے اور یہی ہم نے نبیوں کی جماعت کی تاریخ دیکھی ہے۔

حضورؑ نے فرمایا کہ صبر بھی ایک عبادت ہے...... ہماری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے، صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تقویٰ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو تاریخ بتاتی ہے کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے، صحابہؓ پر بھی ایسا زمانہ آیا...... جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دروازے کھول دیتا ہے۔

پھر آپؑ نے حقوق العباد کے متعلق فرمایا کہ آپس میں مِل جُل کے بیٹھو، جس قدر تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

ایک جگہ آپؑ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانے میں جبکہ ہر طرف ضلالت اور غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کے دَور میں کون سا ذریعہ ہے جو برائی کی طرف لے جانے کے لیے استعمال نہیں ہو رہا، ایسے دَور میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان گناہوں کی راہ سے بچنے کی کوشش کریں۔

فرمایا کہ تقویٰ ایسی شے نہیں جو صرف منہ سے حاصل ہو جائے، بلکہ شیطان بہکاتا ہے اور تقویٰ کرنے والوں کو بھی پتا ہوتا ہے۔ اسی سے انسان کی کمزوری کا معلوم ہوتا ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے والوں کو بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانا پڑتا ہے، یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کو یقین ہو کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ فرمایا کہ متقی بننے کے لیے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے کہ زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو، اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ مگر صرف اتنا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس کے مقابلے میں اچھے اخلاق پیدا ہوں تو پھر اصل تقویٰ ہے۔

نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لیے جو دیگر چیزیں ضروری ہیں اُن میں لوگوں کے ساتھ مروت سے پیش آنا، خوش خلقی دکھانا، ہمدردی کرنا، پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھانا، ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا خدا تعالیٰ خود متولی ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اُن پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ وہ نیک لوگوں کا ہی کفیل بنتا ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھو اور اس کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں۔ اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی نیکیاں پیش کی جائیں اور اُس کا حق ادا کیا جائے اور اس کے لیے سب سے اعلیٰ چیز نماز ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ رمضان میں سے ہم گزرے، نمازوں کی حالت میں سے ہم گزرے، نیکیوں کی حالت سے ہم گزرے، اب ان کو رمضان کے بعد جاری رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لیے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں، زکوٰۃ صاحبِ مال کو دینی پڑتی ہے، وہ بھی ایک نیکی ہے، مگر نماز ہے کہ ہر ایک حیثیت کے آدمی کو پانچ وقت ادا کرنی پڑتی ہے، اسے ہرگز ضائع نہ کرو، اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے ادا کرو کہ مَیں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لے۔

حضورؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے اسی بات کی ضرورت ہے کہ اُن کا ایمان بڑھے، اللہ تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو، کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت لگتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت بالخیرات کے لیے جوش نہ ہو تو ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ فرمایا:

ہماری جماعت میں تو وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے اور جو محض نام رکھ کر تعلیم کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور کوئی آدمی محض نام لکھوانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اُس تعلیم کے مطابق کرو جو دی جاتی ہے۔ فرمایا کہ اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لیے پرواز نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت سے کیا مراد ہے؟ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس سے یہی مراد ہے کہ اپنے والدین اور اپنی جورو اور اپنی اولاد اور اپنے نفس ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ اسی لیے قرآن کریم میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجے کی محبت سے یاد کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس رمضان میں جہاں ہم نے اعلیٰ اخلاق اور عبادات کی طرف توجہ کی ہے تو یہ توجہ اب سارا سال جاری رہنی چاہیے، یہ کوشش رمضان کے ساتھ ختم نہیں ہونی چاہیے بلکہ سارا سال جاری رہنی چاہیے۔ جب یہ کوشش سارا سال جاری رہے گی تو تب ہی ہم اُس مقصد کو پانے والے ہو سکتے ہیں جو ہماری پیدائش کا حقیقی مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے، میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں، میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور الرحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے، تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایک گاؤں میں ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ مگر جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔

حضورِ انور نے خطبے کے آخر میں فرمایا کہ پس آج کل جو دنیا کے حالات ہیں اُن میں جہاں ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لیے کوشش کریں وہیں دنیا کو بچانے کے لیے بھی کوشش کریں، دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے کے لیے کوشش کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا کو اس تباہی سے بچانے کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو دنیا کے دل پھیر دے اور انہیں تباہی سے بچا لے۔ لیکن اگر تباہی آنی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس تباہی سے بچائے اور اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال اس نہج پر ڈھالیں اس طرح اپنے اعمال بجا لائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر ہمیشہ رہے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad